مکمل ناول

رنگ عشق

آفاق خان

انتساب

NOVEL-E-MEHAR

...اپنی پیاری امی جان کے نام

جن کی دعائیں میری طاقت،ا

جن کی محبت میری دنیا،

اور جن کی قربانیاں میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔

یہ میری پہلی کاوش "رنگ عشق" محبت،احترام اور تشکر کے ساتھ اپنی امی جان کے نام۔

آفاق خان ——

Posted on www.novelemehar.online

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین

ہر تحریر کا آغاز ایک خیال سے ہوتا ہے، لیکن وہ خیال اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ قاری کے دل تک نہ پہنچ جائے۔ ہر کہانی صرف چند صفحات، الفاظ یا جملوں کا مجموعہ
بھی میرے دل کے انہی احساسات کی **"رنگ عشق"** نہیں ہوتی، بلکہ ایک لکھنے والے کے احساسات، خوابوں، دعاؤں اور بے شمار جاگی ہوئی راتوں کی کہانی بھی ہوتی ہے۔
عکاسی ہے جنہیں میں نے اپنی پوری محبت، خلوص اور محنت کے ساتھ لفظوں میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

کا ایک عام سا لڑکا ہوں۔ شاید میری عمر کم ہو، مگر میرے خواب ہمیشہ بڑے رہے ہیں۔ بچپن ہی سے کہانیاں پڑھنے کا شوق تھا، ہے، اور میں صرف **پندرہ سال** میرا نام **آفاق خان**
اور آہستہ آہستہ یہی شوق لکھنے کی صورت اختیار کرتا گیا۔ کبھی تنہائی میں کرداروں کو اپنے ذہن میں جیتا دیکھا، کبھی ان کے دکھوں پر خود بھی آنسو بہائے، اور کبھی ان کی خوشیوں پر
کو جنم دیا۔ **"رنگ عشق"** بے اختیار مسکرا دیا۔ انہی بے شمار احساسات نے آخر کار

ہے، اور میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کے ہر باب، ہر منظر اور ہر کردار میں میری بے شمار محنت، وقت اور جذبات شامل ہیں۔ اس سفر کے دوران کئی مرتبہ یہ **میرا پہلا ناول**
ایسا محسوس ہوا کہ شاید میں یہ کہانی مکمل نہ کر سکوں۔ کبھی الفاظ ساتھ چھوڑ جاتے تھے، کبھی خیال بکھر جاتے تھے، اور کبھی خود پر اعتماد بھی کمزور پڑ جاتا تھا۔ لیکن ہر بار میں نے
اپنے رب سے دعا کی، قلم دوبارہ اٹھایا اور لکھنا جاری رکھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ ناول میرے لیے صرف ایک کتاب نہیں، بلکہ میری زندگی کا ایک خوبصورت حصہ بن چکا ہے۔

صرف محبت کی داستان نہیں، بلکہ صبر، وفا، قربانی، جدائی، آزمائش، امید اور اللہ پر کامل یقین کی کہانی ہے۔ اس ناول میں آپ کو ایسے کردار ملیں گے جو محبت کے **"رنگ عشق"**
لیے لڑتے ہیں، حالات کے سامنے ٹوٹتے ہیں، اپنے رب کے سامنے جھکتے ہیں، اور پھر وہیں سے دوبارہ سنبھلتے ہیں۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ ہر کردار حقیقت کے قریب
محسوس ہو، تاکہ آپ صرف اسے پڑھیں نہیں بلکہ اس کے ساتھ جئیں، اس کے درد کو محسوس کریں اور اس کی خوشیوں میں شریک ہوں۔

میں جانتا ہوں کہ ایک نئے لکھنے والے کی پہلی تحریر میں خامیاں ہونا فطری بات ہے۔ ممکن ہے کہیں میری سوچ پوری طرح لفظوں میں نہ ڈھل سکی ہو، کہیں کوئی کمی رہ گئی ہو، یا
کوئی منظر آپ کی توقع کے مطابق نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو میں آپ سے دل کی گہرائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ میری کم عمری اور پہلی کوشش کو سامنے رکھتے ہوئے مجھے اپنی دعاؤں
اور رہنمائی سے نوازیں۔ آپ کی مثبت تنقید میرے لیے سیکھنے کا ذریعہ ہوگی اور ان شاءاللہ آئندہ میں پہلے سے بہتر لکھنے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے ہر اُس قاری کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جس نے اس ناول کو اپنے قیمتی وقت کے قابل سمجھا۔ ایک لکھنے والے کی اصل کامیابی کتاب کی فروخت نہیں، بلکہ وہ لمحہ ہوتا
رنگ" ہے جب اس کا کوئی لفظ کسی قاری کے دل کو چھو جائے، اس کی آنکھ نم کر دے، اس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئے، یا اسے اپنے رب کے مزید قریب کر دے۔ اگر
آپ کے دل میں ایک بھی خوبصورت احساس جگانے میں کامیاب ہو جائے، تو میں سمجھوں گا کہ میری تمام محنت رنگ لے آئی۔ **"عشق**

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ خواب دیکھنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی ایک چھوٹے سے دل میں بھی بہت بڑی کہانیاں چھپی ہوتی ہیں، اور اگر انسان اپنے خوابوں پر یقین رکھے، مسلسل محنت کرے اور اللہ پر بھروسہ رکھے، تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ **"رنگِ عشق"** میرے اسی یقین، میری محنت اور میرے خوابوں کی پہلی تعبیر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس معمولی سی کوشش کو قبول فرمائے، میرے قلم میں ہمیشہ خیر، سچائی اور محبت رکھے، اور مجھے ایسی تحریریں لکھنے کی توفیق عطا فرمائے جو لوگوں کے دلوں تک پہنچیں اور ان کے لیے باعثِ خیر بنیں۔

آپ سب کی دعاؤں کا طالب،

آفاق خان

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

باب اول

سورج کی پہلی سنہری کرنیں آہستہ آہستہ زمین کو اپنی گرم آغوش میں لے رہی تھیں۔ صبح کی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا درختوں کی شاخوں سے ٹکراتی ہوئی ایک دلکش سرگوشی پیدا کر رہی تھی۔ ہر سمت پرندوں کی میٹھی چہچہاہٹ گونج رہی تھی، جیسے وہ نئی صبح کا استقبال اپنے مخصوص انداز میں کر رہے ہوں۔ فضا میں ایک عجیب سا سکون تھا، ایسا سکون جو ہر دل کو تازگی کا احساس دلا دے۔

NOVEL-E-MEHAR

اسی حسین صبح ایک ننھی چڑیا اپنے بچوں کے لیے دانہ چگنے میں مصروف تھی، جبکہ دوسری طرف ایک ایسا وجود بھی تھا جس کی ہر صبح تقریباً ایک ہی انداز میں شروع ہوتی تھی۔

گھڑی کی سوئیاں ساڑھے چھ بجنے کا اعلان کر چکی تھیں۔

"ارحم...! اٹھ جاؤ بیٹا، بہت دیر ہو رہی ہے۔"

کمرے میں ایک محبت بھری آواز گونجی، مگر ارحم نے صرف کروٹ بدلی اور دوبارہ لحاف میں سمٹ گیا۔

اس کی والدہ کئی بار اسے نرمی سے جگا چکی تھیں، مگر ہر بار جواب میں صرف خاموشی ہی ملی۔ آخر کار انہوں نے ایک لمبی سانس لی، پاس رکھا ہوا ٹھنڈے پانی کا جگ اٹھایا اور اگلے ہی لمحے پورا جگ ارحم پر انڈیل دیا۔

"یااللہ...!"

برف جیسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے پڑتے ہی ارحم ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا، جیسے اسے تین سو واٹ کا کرنٹ لگ گیا ہو۔ اس کے بال ماتھے سے چپک گئے تھے اور کپڑوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ منہ بسورتے ہوئے اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگا۔

"امی یار...! بندہ پیار سے بھی تو جگا سکتا ہے۔"

اس نے معصوم سا منہ بنا کر شکایت کی۔

والدہ نے مصنوعی غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا،

"پیار سے؟ میں پچھلے آدھے گھنٹے سے پیار ہی تو کر رہی ہوں۔ نہ جانے کتنی بار آواز دی، مگر تم ہو کہ پتھر کی نیند سو رہے تھے۔ اب اگر پانی ڈال دیا تو اس میں میرا کیا قصور؟"

NOVEL-E-MEHAR

ارحم نے شرمندگی سے سر کھجایا اور ہلکی سی مسکراہٹ دبا گیا۔

"چلو... اب جلدی سے فریش ہو جاؤ۔ سکول کے لیے دیر ہو جائے گی۔"

وہ بستر سے نیچے اترا تو اس کے کپڑوں سے پانی نچڑ رہا تھا۔ اس نے گیلا بستر دیکھا اور بے بسی سے بولا،

"امی... دیکھیں نا، میرا پورا بستر بھی گیلا ہو گیا۔"

Posted on www.novelemehar.online

والدہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا،

"میں نے کب کہا تھا کہ اتنی دیر تک سوتے رہو؟ یہ تمہاری سستی کی سزا ہے۔اب زیادہ باتیں نہ بناؤ، جلدی سے تیار ہو کر نیچے آؤ۔ میرے بھی بہت سے کام پڑے ہیں۔"

ارحم نے ہنستے ہوئے سر ہلایا اور غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ نہا دھو کر، صاف ستھری یونیفارم پہنے نیچے آیا۔ کچن سے تازہ پراٹھوں اور چائے کی خوشبو پورے گھر میں پھیل رہی تھی۔اس کی والدہ محبت سے ناشتہ تیار کر رہی تھیں۔

کچن کے ایک کونے میں رکھا چھوٹا سا ڈائننگ ٹیبل ان دونوں کی روزانہ کی ملاقات کا گواہ تھا۔ارحم خاموشی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"لو، گرم گرم پراٹھا کھاؤ، ٹھنڈا ہو گیا تو پھر شکایت کرو گے۔"

والدہ نے پلیٹ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

NOVEL-E-MEHAR

"واہ امی! آج تو مزہ آ گیا۔"

ارحم نے مسکراتے ہوئے ناشتہ شروع کیا۔ماں اسے کھاتے ہوئے دیکھ کر دل ہی دل میں مطمئن ہو رہی تھیں۔ماں کے لیے اولاد کا پیٹ بھر کر کھانا کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا۔

ارحم نے جلدی جلدی ناشتہ ختم ہی کیا تھا کہ باہر سے گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔

"ارحم! لگتا ہے سکول وین آ گئی ہے۔ جلدی کرو، دیر ہو جائے گی۔"

وہ فوراً اپنا بیگ اٹھا کر دروازے کی طرف بھاگا۔

Posted on www.novelemehar.online

ہمیشہ کی طرح اس کی والدہ اس کے پیچھے دروازے تک آئیں، اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور دعا دیتے ہوئے بولیں،

"اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے، ہر بری نظر سے بچائے، علم میں برکت دے اور ہمیشہ کامیاب کرے۔ جاؤ بیٹا... اللہ کی امان میں۔"

ارحم نے مسکرا کر اپنی والدہ کی طرف دیکھا، ہلکے سے سر ہلایا اور تیز قدموں سے گاڑی کی طرف بڑھ گیا، جبکہ اس کی ماں دیر تک دروازے پر کھڑی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

☆☆☆

"عائشہ...!"

NOVEL-E-MEHAR

نرم اور محبت بھری آواز نے کمرے کی خاموشی کو توڑا۔

"عائشہ بیٹا... اٹھ جاؤ، ورنہ اسکول کے لیے دیر ہو جائے گی۔"

لحاف میں سمٹی عائشہ نے بے دلی سے کروٹ بدلی اور آدھی کھلی، آدھی بند آنکھوں سے اپنی والدہ کی طرف دیکھا۔

"امی یار... کیا ہو گیا؟ ابھی تو میری نیند بھی پوری نہیں ہوئی۔"

اس نے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس کی والدہ مسکرادیں۔ وہ جانتی تھیں کہ ہر صبح یہی منظر دہرایا جاتا ہے۔

وہ اس کے قریب آئیں، پیار سے اس کے ماتھے پر ہاتھ پھیرا اور نرمی سے بولیں،

"میرا بچہ... اسکول بھی تو جانا ہے نا۔ چلو، شاباش! جلدی سے فریش ہو جاؤ، میں تمہارے لیے ناشتا لگاتی ہوں۔"

ماں کی محبت میں ایک عجیب سی طاقت ہوتی ہے، جو سستی سے بوجھل وجود کو بھی حرکت دے دیتی ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

عائشہ نے ہلکی سی آہ بھری، یونیفارم اٹھائی اور آہستہ آہستہ غسل خانے کی طرف بڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ صاف ستھری یونیفارم میں تیار ہو کر نیچے آئی۔ حسبِ عادت ناشتے کے نام پر صرف تین چار نوالے کھائے، جلدی سے پانی پیا، اپنا بیگ کندھے پر ڈالا اور والدہ سے اجازت لے کر اسکول روانہ ہو گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

اسکول کی عمارت ہمیشہ کی طرح طلبہ کی چہل پہل سے آباد تھی۔ کہیں دوست ہنس رہے تھے، کہیں کوئی سبق دہرا رہا تھا، تو کہیں صبح کی اسمبلی کی تیاری ہو رہی تھی۔

جیسے ہی عائشہ اندر داخل ہوئی، سامنے اس کی سب سے اچھی دوست سارہ کھڑی مسکراتی ہوئی نظر آئی۔

"ہائے سارہ!"

عائشہ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔

"ہیلو عائشہ! کیسی ہو؟"

NOVEL-E-MEHAR

"الحمدللہ، بالکل ٹھیک۔"

چند لمحے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد سارہ نے شرارتی انداز میں پوچھا،

"ویسے آج کیا پلان ہے؟"

عائشہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

"یار، آج میرا دل پڑھائی سے زیادہ کتابوں میں لگ رہا ہے۔ کیوں نہ آج لائبریری چلتے ہیں؟ کوئی اچھا سا ناول پڑھتے ہیں۔"

سارہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"واہ! زبردست آئیڈیا ہے، چلو پھر۔"

دونوں دوست ہنستے مسکراتے لائبریری کی طرف بڑھ گئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

اسکول میں اگرچہ لڑکوں اور لڑکیوں کی کلاسیں الگ تھیں، مگر لائبریری سب کے لیے مشترکہ تھی۔ وہاں ہمیشہ ایک عجیب سا سکون رہتا تھا۔ کتابوں کی خوشبو، پلٹتے صفحات کی آواز اور خاموشی میں چھپی بے شمار کہانیاں ہر آنے والے کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھیں۔

اسی خاموش ماحول میں ارحم اپنے دوست علی کے ساتھ بیٹھا کسی کتاب کے صفحات پلٹ رہا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

اچانک لائبریری کا دروازہ کھلا۔

...ارحم نے بے اختیار سر اٹھایا

اور وقت جیسے ایک لمحے کے لیے تھم سا گیا۔

دروازے سے عائشہ اور سارہ اندر داخل ہو رہی تھیں۔

ہلکی سی ہوا کے جھونکے نے عائشہ کے چند بال چہرے پر بکھیر دیے۔ وہ بے فکری سے انہیں کان کے پیچھے کرتی ہوئی کتابوں کی الماریوں کی طرف بڑھ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

ارحم کی نظریں ایک لمحے کے لیے اس پر ٹھہر گئیں۔

کبھی کبھی قسمت انسان کو ایسے لمحے عطا کرتی ہے جو چند سیکنڈ کے ہوتے ہیں، مگر یادوں میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتے ہیں۔

علی مسلسل کسی کتاب کے بارے میں اسے کچھ سمجھا رہا تھا، مگر ارحم کے کان جیسے سننا بھول چکے تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ آس پاس کی دنیا سے بے خبر صرف عائشہ کو دیکھ رہا تھا۔

علی نے حیرانی سے پہلے ارحم کو دیکھا، پھر عائشہ کی طرف، اور پھر دوبارہ اپنے دوست کو۔

"ارحم...!"

کوئی جواب نہیں۔

"اوئے...!"

پھر بھی خاموشی۔

آخر کار اس نے ارحم کے کندھے کو ہلایا۔

عائشہ اس کے سامنے سے گزر چکی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

تب جا کر ارحم جیسے خواب سے جاگا۔

"ہاں...ہاں، کیا ہوا؟"

علی نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ ناول اس کے ہاتھ میں تھمایا۔

"تجھے کیا ہو گیا تھا؟ کب سے آوازیں دے رہا ہوں۔ کہیں دماغ تو نہیں ہل گیا؟"

ارحم نے نظریں چراتے ہوئے ہلکی سی ہنسی نکالی۔

"نہیں...وہ...بس اچانک ایک بات یاد آگئی تھی۔"

علی نے بھنویں اچکائیں۔

"بات یاد آئی تھی...یا کوئی نظر آگیا تھا؟"

NOVEL-E-MEHAR

ارحم کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی، مگر اس نے فوراً نظریں کتاب پر جمالیں۔

ادھر عائشہ اور سارہ اپنی پسند کی کتابیں دیکھنے میں مصروف تھیں، انہیں اس بات کا ذرا بھی احساس نہ تھا کہ کسی کی نظریں چند لمحے پہلے ان کا تعاقب کرتی رہی ہیں۔

اسی دوران علی کو اچانک کوئی ضروری کام یاد آیا۔

"چل یار، ہمیں جانا ہوگا۔"

"ابھی؟"

NOVEL-E-MEHAR

"ہاں، ابھی۔"

وہ تقریباً ارحم کو کھینچتا ہوا مرکزی دروازے کی طرف لے جانے لگا۔

عین اسی لمحے دوسری طرف سے عائشہ اور سارہ بھی باہر نکل رہی تھیں۔

Posted on www.novelemehar.online

...اچانک

!ٹکر

ارحم اور عائشہ ایک دوسرے سے ہلکے سے ٹکرا گئے۔

چند لمحوں کے لیے دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں۔

وقت جیسے ایک بار پھر ٹھہر گیا۔

NOVEL-E-MEHAR

لیکن اگلے ہی لمحے عائشہ نے خاموشی سے خود کو سنبھالا، بنا کچھ کہے وہاں سے گزر گئی، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ارحم وہیں چند لمحے کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا، جبکہ علی اس کے چہرے پر ابھرنے والے ان کہے جذبات کو خاموشی سے پڑھ رہا تھا۔

کچھ ملاقاتیں اتفاق سے ہوتی ہیں، مگر ان کی بازگشت قسمت کی کتاب میں بہت پہلے لکھی جا چکی ہوتی ہے۔

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ اسکول سے واپس آئی تو حسبِ عادت سب سے پہلے گھر والوں کو سلام کیا۔ جواب میں ملنے والی دعاؤں نے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھیر دی، مگر آج وہ معمول سے کچھ زیادہ تھکی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

اپنا بیگ ایک طرف رکھ کر وہ سیدھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کمرے میں ہلکی سی خاموشی تھی۔ اس نے یونیفارم تبدیل کی، پردے ذرا سے سرکائے تاکہ نرم دھوپ کمرے میں داخل ہو جائے، پھر بستر پر آہستہ سے لیٹ گئی۔

شاید وہ چند لمحے سکون چاہتی تھی۔

ابھی اس نے آنکھیں بند ہی کی تھیں کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"Knock... Knock..."

بغیر آنکھیں کھولے اس نے دھیمی آواز میں کہا،

NOVEL-E-MEHAR

"Yes..."

دروازہ کھلا اور گھر کی ملازمہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔ وہ خاموشی سے ٹرے میز پر رکھ کر واپس چلی گئی۔

کچھ دیر بعد عائشہ اٹھ کر بیٹھی، خاموشی سے دو چار نوالے کھائے، پانی پیا اور پھر میز پر رکھا اپنا پسندیدہ ناول اٹھا لیا۔

اس نے کتاب وہیں سے کھولی جہاں گزشتہ رات پڑھتے پڑھتے رک گئی تھی۔

کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

صرف صفحات پلٹنے کی مدھم سی آواز اور دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔

عائشہ کی نظریں لفظوں پر تھیں، مگر اس کا دل آہستہ آہستہ کہانی کے اندر اترتا جا رہا تھا۔

ہر صفحہ پلٹنے کے ساتھ اس کے جذبات بھی بدل رہے تھے۔

کبھی ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آتی، کبھی ماتھے پر فکر کی شکنیں ابھرتیں۔

پھر...

ایک ایسا صفحہ آیا جس نے جیسے اس کی دنیا ہی بدل دی۔

اس کی انگلیاں ایک جگہ ٹھہر گئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

آنکھیں بار بار انہی سطروں کو پڑھنے لگیں، جیسے یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ملیحہ... مر چکی تھی۔"

یہ چند الفاظ عائشہ کے دل پر کسی تیز خنجر کی طرح لگے۔

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

وہ کتاب کو سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، جیسے واقعی اس نے اپنا کوئی اپنا کھو دیا ہو۔

کچھ کردار صرف کہانیوں کا حصہ نہیں ہوتے، وہ قاری کے دل میں گھر بنا لیتے ہیں۔اور جب وہ رخصت ہوتے ہیں تو آنکھیں صرف الفاظ پر نہیں، اپنے جذبات پر بھی رو پڑتی ہیں۔

چند ہی لمحے گزرے تھے کہ دروازہ دوبارہ کھلا۔

اس کی والدہ پریشانی سے کمرے میں داخل ہوئیں۔

انہوں نے عائشہ کو اس حال میں دیکھا تو فوراً اس کے قریب بیٹھ گئیں۔

"عائشہ... کیا ہوا؟"

انہوں نے گھبراہٹ سے پوچھا۔

NOVEL-E-MEHAR

"بیٹا، تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"

مگر عائشہ مسلسل ہچکیاں لے رہی تھی۔

اس سے ایک لفظ بھی ادا نہیں ہو رہا تھا۔

اس کی والدہ نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"بیٹا... آخر ہوا کیا ہے؟"

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ نے روتے ہوئے بمشکل لب کھولے۔

"...ا...امی"

اس کی آواز رندھ گئی۔

چند لمحے بعد اس نے ہچکیوں کے درمیان کہا،

"!...امی...وہ...ملیحہ مر گئی"

اتنا کہتے ہی وہ پہلے سے بھی زیادہ زور زور سے رونے لگی۔

اس کی والدہ نے بے اختیار اپنا ماتھا تھام لیا۔

NOVEL-E-MEHAR

پھر ان کے لبوں پر ہلکی سی بے بس مسکراہٹ آ گئی۔

وہ اپنی بیٹی کو اچھی طرح جانتی تھیں۔

وہ جانتی تھیں کہ عائشہ صرف ناول نہیں پڑھتی... وہ ہر کردار کو جیتی ہے، اس کے دکھ میں دکھی اور اس کی خوشی میں خوش ہو جاتی ہے۔

آخر وہ ایک سچی ناول زادی تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

اس کے لیے کہانی کے کردار محض الفاظ نہیں، زندہ احساسات تھے۔

والدہ نے خاموشی سے اس کے آنسو پونچھے، اس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا اور دھیرے سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

...انہیں معلوم تھا

کچھ غم ایسے ہوتے ہیں جن کا علاج تسلی کے لفظ نہیں، صرف وقت کرتا ہے۔

☆☆☆

ارحم اسکول سے واپس آیا تو حسبِ عادت اپنا بیگ صوفے پر رکھا اور سیدھا کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی تھکن نمایاں تھی، مگر آنکھوں میں کسی گہری سوچ کا عکس جھلک رہا تھا۔

اس نے خاموشی سے کافی کا مگ اٹھایا، جار سے کافی نکالی اور کیتلی میں پانی گرم کرنے لگا۔ کچن میں صرف چمچ کے کپ سے ٹکرانے اور اُبلتے پانی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اتنے میں ساتھ والے کمرے سے اُس کی والدہ کی شفقت بھری آواز گونجی،

"بیٹا، تمہارے لیے کھانا رکھا ہے۔ پہلے اسے گرم کر کے کھالو، پھر کافی پی لینا۔"

ارحم نے چند لمحے خاموش رہ کر کافی میں چینی گھولی، پھر دھیمی آواز میں بولا،

"نہیں امی... آج دل نہیں کر رہا۔"

اس کی آواز میں عجیب سی بے دلی تھی، جیسے وہ صرف جواب دینے کی خاطر بول رہا ہو۔

والدہ نے ہلکا سا سر ہلایا اور آہستہ سے بڑبڑائیں،

NOVEL-E-MEHAR
Posted on www.novelemehar.online

"ایک تو یہ لڑکا بھی... کسی کی بات مانتا ہی نہیں۔"

ان کے لہجے میں ناراضی کم اور فکر زیادہ تھی۔

ہر ماں اپنے بچے کی خاموشی کو بھی پڑھ لیتی ہے۔

وہ جانتی تھیں کہ ارحم بھوکا نہیں رہتا، لیکن جب بھی وہ کسی سوچ میں گم ہوتا یا دل پر کوئی بوجھ ہوتا، کھانے سے ہمیشہ جی چرا لیتا تھا۔

ارحم نے خاموشی سے کافی کا مگ اٹھایا اور ایک گہرا سانس لیا۔

... کبھی کبھی انسان بھوکا پیٹ نہیں ہوتا

بلکہ دل ہوتا ہے، اور دل کی بھوک کسی دستر خوان سے نہیں بھرتی

★★★

NOVEL-E-MEHAR

عائشہ تمہارے امتحانات کے دن قریب آ رہے ہیں۔ اور تم بیٹھی ناول پڑھ رہی ہو

"پڑھائی پر دھیان دو عائشہ پڑھائی پر فوکس کرو۔۔

یہ سارہ کی آواز تھی۔ کچھ لمحے تو عائشہ خاموشی سے اُس کی باتیں سنتی رہی مگر ہمیشہ کی طرح اُسے احساس ہوا کہ سارہ اپنا یہ نصیحت نامہ اب جلدی ختم کرنے والی نہیں اسی لیے وہ وہاں سے اُٹھ کر چلی گئی۔

۔یہ سہ پہر کا وقت تھا۔ سورج سوا نیزے پر تھا

عائشہ اور سارہ سکول سے واپس آ رہی تھیں کہ ایک بھاری آواز نے اُنہیں رکنے پر مجبور کیا۔ کسی نے عائشہ کا نام پکارا تھا جس پر وہ ٹھٹھک کر رہ گئی تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

کون ہو سکتا ہے یہ؟"اُس نے ایک لمحے کو یہ سوچا اور پھر اپنی صراحی جیسی گردن کو پیچھے کی جانب موڑا۔۔"

یہ علی تھا،ارحم کا دوست اُس نے ایک لمبا سانس چھوڑا اور نہایت کوفت سے علی کی جانب دیکھا۔

اب اسے کیا کام پڑ گیا؟"وہ سوچ ہی رہی تھی کہ علی تیز تیز قدم بھرتے ہوئے اُس سے کچھ فاصلے پر رُکا۔۔"

عائشہ وہ میں نے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔"وہ جیسے تمہید باندھنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔"

عائشہ ہنوز سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

بات یہ ہے کہ ارحم تم سے محبت کرتا ہے۔وہ تمہیں بتانے سے گھبراتا ہے"اُس نے ایک ہی سانس میں اپنی بات مکمل کی اور خاموش ہو گیا۔"

عائشہ جیسے پتھر کی ہو گئی ہو۔چند لمحے گزرے کہ سکوت ٹوٹا۔

"۔ تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو،مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیا سوچتا ہے۔دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"

اسکول یونیفارم میں ملبوس عائشہ بولے چلی جا رہی تھی عائشہ نے علی کو کھری کھری سنا کر دن کے وقت اُسے رخصت تو کر دیا تھا مگر عمر کے جس حصے میں وہ تھی اُسے یہ سب بہت نیا اور خوبصورت لگنے لگا۔

NOVEL-E-MEHAR

★★★

اگلے دن نا جانے کیا سوچ کر عائشہ نے ارحم کو مخاطب کیا تھا۔

"ہائے ارحم"

عائشہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے بولی جب کہ سامنے کھڑا ارحم تو ہکا بکا رہ گیا۔

؟اس نے فوراً سے خود کو چونٹی کاٹی اور منہ میں ہی بڑبڑایا کیا یہ سچ ہے

۔عائشہ اس نمونے کو دیکھ رہی تھی

ارے کیا ہوا؟" عائشہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ جب ارحم کو اپنی بیوقوفی پر غصہ اور ہنسی دونوں آئی وہ اس لمحے کو خواب سے جوڑ رہا تھا لیکن یہ حقیقت تھی خوبصورت" حقیقت۔

ہائے عائشہ ارحم نے جواب دیا۔

ابھی ارحم کہنے ہی لگا تھا کہ آپ کیسی ہیں؟

۔کہ عائشہ نے اس سے پہلے ہی پوچھ لیا

"کیسے ہو ارحم؟"

میں تو ہواؤں میں اڑ رہا ہوں۔

ارحم نے دل ہی دل میں سوچا۔ جب کہ زبان سے بس ٹھیک ہوں بول سکا عائشہ کے مزید کچھ بولنے سے پہلے وہ چلا گیا ورنہ ممکن تھا وہ پاگلوں کی طرح یہاں ہی چیخ چیخ کر اپنی خوشی کا اظہار کر دیتا۔

۔اس کے جانے کے بعد عائشہ کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ پھیلی

NOVEL-E-MEHAR

اتنے میں سارہ کی نظر اس پر پڑھی تو وہ پوچھنے لگی کیا باتیں ہو رہی تھیں؟ سارہ نے چھیڑنے والے انداز میں پوچھا۔

نہیں کچھ خاص نہیں وہ خود ہی آیا تھا بات کرنے۔

باب دوم

شام کی خاموشی آہستہ آہستہ گھر کے ہر کونے میں اتر رہی تھی۔ باہر ڈوبتے سورج کی سرخی کھڑکی سے اندر آ رہی تھی، مگر اس چھوٹے سے گھر کے اندر جیسے اندھیرا وقت سے پہلے ہی اتر آیا تھا۔

عامر صوفے پر خاموش بیٹھا تھا۔اس کی نظریں فرش پر جمی تھیں اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں بری طرح الجھے ہوئے تھے۔اس کے چہرے پر پھیلی بے بسی صاف بتا رہی تھی کہ وہ کسی بڑے صدمے سے گزر رہا ہے۔

ایمان کافی دیر سے اسے خاموش دیکھ رہی تھی۔آخر کار وہ اس کے قریب آ کر دھیمی آواز میں بولی،

"عامر... سب خیریت ہے؟آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں۔کیا بات ہے؟"

عامر نے گہرا سانس لیا، مگر الفاظ جیسے اس کے گلے میں اٹک گئے تھے۔

کچھ لمحوں بعد اس نے نظریں جھکاتے ہوئے بمشکل کہا،

"نہیں...ہاں...وہ... کمپنی کو کافی نقصان ہوا ہے...اور...بوس نے مجھے نوکری سے نکال دیا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اس کی آواز ٹوٹ گئی۔

ایمان جیسے چند لمحوں کے لیے ساکت رہ گئی۔

"ک...کیا؟"

اس کے منہ سے صرف اتنا ہی نکل سکا۔

اسی دوران آمنہ بیگم بھی کمرے میں داخل ہوئیں۔دونوں کے اترے ہوئے چہرے دیکھ کر ان کا دل بے چین ہو اٹھا۔

"کیا ہوا بچوں؟سب خیریت تو ہے نا؟"

انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔

ایمان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"امی...عامر کو بوس نے نوکری سے نکال دیا ہے۔"

یہ سنتے ہی آمنہ بیگم چند لمحے خاموش رہیں، مگر اگلے ہی لمحے انہوں نے اپنے جذبات پر قابو پالیا۔

NOVEL-E-MEHAR
Posted on www.novelemehar.online

...وہ جانتی تھیں

اس وقت اگر وہ خود بھی ٹوٹ گئیں تو یہ گھر بکھر جائے گا۔

انہوں نے آگے بڑھ کر عامر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹا... رزق دینے والا انسان نہیں، اللہ ہوتا ہے۔ اپنے رب پر کامل یقین رکھو۔ ان شاءاللہ، وہ ضرور کوئی بہتر راستہ نکالے گا۔"

مگر ایمان کے دل میں برسوں کی جمع ہوئی پریشانیاں جیسے ایک ساتھ باہر آنے لگیں۔

"امی... ہماری ایک چھوٹی سی بیٹی بھی ہے۔ رانیہ کے اخراجات ہیں، ارحم کی اسکول کی فیس سر پر کھڑی ہے، گھر کے روزمرہ خرچے الگ... آخر یہ سب کیسے ہوگا؟"

وہ بے اختیار رونے لگی۔

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے تلخ لہجے میں کہا،

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ارحم کو کسی سرکاری اسکول میں داخل کروادیں، مگر میری بات کسی نے نہیں سنی۔ اب فیس دینے کی تاریخ بھی آگئی ہے اور ہمارے پاس ایک روپیہ "بھی نہیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

عامر نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لیں۔

ایمان رکی نہیں۔

"میرے خیال میں اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنا حصہ لے کر الگ ہو جائیں۔ کہیں اور جا کر اپنی بیٹی کا مستقبل بنائیں۔ میں اب مزید یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔"

اس کی ایک ایک بات عامر کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی۔

اس نے غصے اور تکلیف سے کہا،

"ایمان! ابو کے انتقال کے بعد امی اور ارحم کا سہارا صرف میں ہوں۔ میں انہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں؟ وہ کس کے سہارے رہیں گے؟"

اس کی آواز بلند ہو گئی تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

لیکن ایمان بھی جیسے فیصلہ کر چکی تھی۔

"ارحم کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہے۔وہ خود بھی کما سکتا ہے اور اپنی ماں کا خرچہ بھی اٹھا سکتا ہے۔آخر کب تک ہم دوسروں کا بوجھ اٹھاتے رہیں گے؟"

وہ مسلسل بولتی جارہی تھی۔

"مجھے صرف اپنی بیٹی کا مستقبل نظر آرہا ہے۔میں رانیہ کی زندگی کو مشکلات میں نہیں ڈال سکتی۔اب فیصلہ آپ کو کرنا ہوگا۔"

"بس...!"

عامر کی گرجدار آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی۔

"ایمان...!"

غصے کی شدت سے اس کی رگیں تن چکی تھیں۔

...اس نے بے اختیار ہاتھ اٹھایا

مگر اگلے ہی لمحے اس کی مٹھی بند ہو گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ اپنی ہی مٹھی کو اتنی شدت سے بھینچ رہا تھا کہ انگلیوں کی پوریں سفید پڑ چکی تھیں۔

اس کی تربیت نے اس کے غصے کو روک لیا تھا۔

ایمان خاموش کھڑی تھی۔

اس کے لب سلے ہوئے تھے، مگر آنکھوں میں آنسو لرز رہے تھے۔

کبھی کبھی خاموش آنکھیں، چیختے ہوئے لفظوں سے زیادہ درد بیان کرتی ہیں۔

عامر نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"...ایک طرف میری نوکری چلی گئی...اور دوسری طرف یہ سب"

اس نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا،

"مجھے ایک لمحے کا سکون بھی نصیب نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

مگر دروازے کے باہر کا منظر دیکھ کر اس کے قدم وہیں رک گئے۔

...سامنے

آمنہ بیگم کھڑی تھیں۔

ان کی آنکھوں سے خاموشی سے آنسو بہہ رہے تھے۔

شاید وہ ایمان اور عامر کی ساری گفتگو سن چکی تھیں۔

...ان آنسوؤں میں شکوہ کم

اور ٹوٹے ہوئے دل کی خاموش اذیت زیادہ تھی۔

عامر کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔

وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اپنی ماں کو گلے لگا لیا۔

آمنہ بیگم بھی اپنے بیٹے کے کندھے سے لگ کر خاموشی سے روتی رہیں۔

...اس لمحے دونوں کے پاس الفاظ نہیں تھے

صرف آنسو تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

کبھی کبھی انسان کی سب سے بڑی بے بسی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیاروں کا درد دیکھتا رہتا ہے، مگر اسے کم کرنے کے لیے اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔

صرف سسکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اور شاید آسمان بھی اس گھر کے دکھ کا گواہ بن چکا تھا۔

ہم اکثر آزمائشوں میں اللہ کو یاد کرتے ہیں، اس سے فریاد کرتے ہیں، اس کے سامنے آنسو بہاتے ہیں... مگر خوشیوں میں اکثر اسی رب کو بھول جاتے ہیں جس نے ہمیں وہ خوشیاں عطا کی تھیں۔

یاد رکھو! آزمائش اللہ کی ناراضی کی دلیل نہیں ہوتی، بلکہ بہت سے صبر کرنے والوں کے لیے وہی آزمائش کامیابی، بلندی اور اللہ کی قربت کا راستہ بن جاتی ہے۔

★★★

NOVEL-E-MEHAR

یہ ارحم کے اسکول سے واپس آنے کا وقت تھا۔

ڈھلتی ہوئی شام کی سنہری روشنی آہستہ آہستہ پورے محلے پر بکھر رہی تھی۔ ارحم اپنے کندھے پر اسکول بیگ لٹکائے تھکے قدموں سے مرکزی دروازے کے اندر داخل ہوا۔ روز کی طرح اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، مگر جیسے ہی اس کی نظر برآمدے میں پڑی چارپائی پر بیٹھی اپنی والدہ پر پڑی، وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔

آمنہ بیگم کا چہرہ معمول سے کہیں زیادہ اُداس تھا۔ ان کی آنکھوں میں عجیب سی بے چینی اور فکر چھپی ہوئی تھی۔

ارحم کے دل میں انجانی سی گھبراہٹ نے جنم لیا۔

وہ تیزی سے ان کے قریب آیا اور نرم لہجے میں بولا،

"کیا ہوا امی؟ آپ خیریت سے تو ہیں؟"

آمنہ بیگم نے فوراً جواب نہیں دیا۔

انہوں نے چند لمحے اپنے بیٹے کے معصوم چہرے کو دیکھا، پھر دھیمی آواز میں پوچھا،

NOVEL-E-MEHAR

"بیٹا... تیرے امتحانات کب ہیں؟"

ارحم نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"بس امی، چند ہی مہینوں میں شروع ہو جائیں گے۔ لیکن آپ آج اچانک یہ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

Posted on www.novelemehar.online

آمنہ بیگم نے ایک گہرا سانس لیا، جیسے دل پر رکھا برسوں کا بوجھ الفاظ میں ڈھال رہی ہوں۔

"...کچھ نہیں بیٹا"

وہ چند لمحے خاموش رہیں، پھر نم آنکھوں سے بولیں،

"تیرے بھائی کی نوکری چلی گئی ہے۔اب اس گھر کی ذمہ داریوں کا کچھ بوجھ تیرے ان کمزور کندھوں پر بھی آپڑا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے ان کی آواز بھرّا گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

"بس امتحانات ختم ہوتے ہی... کہیں کوئی چھوٹی موٹی نوکری ڈھونڈ لینا۔شاید اس طرح گھر کے حالات کچھ سنبھل جائیں۔"

یہ الفاظ کہتے ہوئے جیسے انہوں نے اپنا دکھ اپنے بیٹے کے دل میں منتقل کر دیا۔

ارحم خاموش کھڑا رہ گیا۔

Posted on www.novelemehar.online

...ابھی تو اس کے ہاتھوں میں کتابیں ہونی چاہییں تھیں

لیکن قسمت نے وقت سے پہلے ہی اس کے ہاتھوں میں ذمہ داریوں کا بوجھ رکھ دیا تھا۔

اس نے آہستہ سے اپنی ماں کا ہاتھ تھاما اور مسکرا کر بولا،

"امی... آپ فکر نہ کریں۔ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں آپ کو کبھی مایوس نہیں ہونے دوں گا۔"

آمنہ بیگم نے لرزتے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

NOVEL-E-MEHAR

ان کی آنکھوں سے دو آنسو خاموشی سے ڈھلک پڑے۔

کبھی کبھی ماں کی سب سے بڑی بے بسی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے خوابوں پر وقت کی دھول گرتے ہوئے دیکھتی رہتی ہے، مگر انہیں بچا نہیں پاتی۔

★ ★ ★

Posted on www.novelemehar.online

...دوسری طرف

عائشہ حسبِ معمول اپنے بستر پر ٹانگیں موڑ کر بیٹھی ناول پڑھنے میں مگن تھی۔

وہ کہانی میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ اسے اپنے ارد گرد کی دنیا کا کوئی احساس ہی نہ تھا۔

اسی دوران کمرے کا دروازہ زور سے کھلا۔

"!...عائشہ"

NOVEL-E-MEHAR

اس کی والدہ کی آواز گونجی۔

عائشہ نے چونک کر کتاب سے نظریں اٹھائیں۔

"!تمہیں کسی بات کی فکر بھی ہے یا نہیں؟ چوبیس گھنٹے بس ناول ہی پڑھتی رہتی ہو"

Posted on www.novelemehar.online

ان کے لہجے میں واضح ناراضی تھی۔

"پیر سے تمہارے امتحانات شروع ہو رہے ہیں، اور تمہیں ذرا سا بھی احساس نہیں۔ جب دیکھو کتابوں میں گم رہتی ہو۔"

عائشہ نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔

...وہ جانتی تھی

اس بار غلطی واقعی اسی کی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

اتنے میں باہر سے کسی کے ہنسنے کی آواز آئی۔

"ارے بیگم صاحبہ... آخر ہماری شہزادی کا قصور بھی تو سن لیں۔"

یہ عائشہ کے والد، ماجد صاحب تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

عائشہ نے فوراً معصوم سی شکل بنالی۔

مگر اس کی والدہ نے انہیں بھی نہیں بخشا۔

"یہ سب آپ کی حد سے زیادہ محبت کا نتیجہ ہے۔ ہر بات پر لاڈ کرتے رہتے ہیں، اسی لیے آج یہ پڑھائی چھوڑ کر ناولوں میں کھوئی رہتی ہے۔"

انہوں نے ناراضی سے کہا۔

NOVEL-E-MEHAR

"مجھے ہر حال میں اس کا اچھا رزلٹ چاہیے۔"

یہ کہہ کر وہ غصے سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماجد صاحب کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

ان کی مسکراہٹ دیکھ کر عائشہ بھی ہنس دی۔

"...بیٹا"

انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

"تمہاری امی غلط نہیں کہہ رہیں۔ ناول اپنی جگہ، لیکن تمہارا مستقبل بھی بہت ضروری ہے۔"

عائشہ نے شرمندگی سے سر جھکا کر اثبات میں ہلایا۔

NOVEL-E-MEHAR

"جی ابو...اب میں دل لگا کر پڑھوں گی۔"

ماجد صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

وہ والدین ہی ہوتے ہیں جو کبھی ڈانٹ کر سنوارتے ہیں، اور کبھی مسکرا کر حوصلہ دیتے ہیں۔

★ ★ ★

Posted on www.novelemehar.online

...ادھر

رات کافی گزر چکی تھی۔

ارحم اپنے کمرے میں میز کے سامنے بیٹھا پوری توجہ سے پڑھائی میں مصروف تھا۔

کتابیں، نوٹس اور قلم پورے میز پر بکھرے ہوئے تھے۔

اتنے میں موبائل فون بج اٹھا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس نے فون اٹھایا تو اسکرین پر علی کا نام جگمگا رہا تھا۔

"ہاں بول۔"

"یار ارحم، کل پیپر ہے۔ تیاری مکمل ہو گئی؟"

علی نے پوچھا۔

ارحم نے کتاب بند کرتے ہوئے جواب دیا،

"ہاں یار، بس آخری ریویژن کر رہا ہوں۔"

"اچھا پھر ٹھیک ہے۔ تو پڑھ، میں فون رکھتا ہوں۔ اللہ خیر کرے۔"

"ان شاءاللہ۔"

NOVEL-E-MEHAR

کال ختم ہوتے ہی ارحم دوبارہ کتاب میں کھو گیا۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ فون دوبارہ بج اٹھا۔

اس بار اسکرین پر صرف ایک نمبر تھا۔

...کوئی نام نہیں

صرف Unknown Number۔

وہ چند لمحے سوچتا رہا، پھر کال ریسیو کر لی۔

"ہیلو... کون؟"

دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی۔

NOVEL-E-MEHAR

پھر ایک دھیمی، نرم اور مانوس سی آواز سنائی دی۔

"میں... عائشہ۔"

یہ نام سنتے ہی جیسے ارحم کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رک گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ چند لمحوں تک کچھ بول ہی نہ سکا۔

"ہاں...وہ...بولو۔"

اس نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔

عائشہ نے جھجکتے ہوئے بات شروع کی۔

"ارحم...میرے کل کے پیپر کی تیاری مکمل نہیں ہے۔کیا...تم میری تھوڑی سی مدد کر سکتے ہو؟"

اس کے لہجے میں عاجزی بھی تھی اور ہلکی سی امید بھی۔

چونکہ دونوں کے رول نمبر ساتھ ساتھ تھے،اس لیے اسے سب سے پہلے ارحم ہی یاد آیا تھا۔

...وہ اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی

Posted on www.novelemehar.online

مگر خاموش رہ گئی۔

ارحم نے بغیر ایک لمحہ سوچے جواب دیا،

"ہاں... کیوں نہیں۔ تم بالکل فکر نہ کرو، میں پوری مدد کروں گا۔"

یہ کہتے ہوئے اس کے لہجے میں ایک عجیب سی خوشی شامل ہو گئی تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لیے اس نے جلدی سے فون بند کر دیا۔

NOVEL-E-MEHAR

فون بند ہونے کے بعد بھی اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

کبھی کبھی صرف ایک آواز پورے دن کی تھکن ختم کر دیتی ہے۔

اور کبھی ایک مختصر سی گفتگو انسان کو پوری رات جاگنے کا حوصلہ دے دیتی ہے۔

...اس رات ارحم نے صرف اپنے لیے نہیں

بلکہ عائشہ کے لیے بھی پڑھائی کی۔

رات گہری ہوتی گئی، مگر وہ مسلسل کتابوں میں مصروف رہا۔

دروازہ آہستہ سے چرچرایا۔

NOVEL-E-MEHAR

آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

انہوں نے دیکھا، گھڑی رات کا آخری پہر بتا رہی تھی، مگر ارحم ابھی تک جاگ رہا تھا۔

"بیٹا...ابھی تک سوئے نہیں؟"

انہوں نے حیرت سے پوچھا۔

ارحم نے مسکراتے ہوئے کتاب بند کی۔

"امی، بس کام تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ ابھی نماز پڑھوں گا، پھر تھوڑی دیر آرام کر لوں گا۔"

آمنہ بیگم نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"اللہ تمہیں کامیاب کرے، میرے بچے۔"

NOVEL-E-MEHAR

وہ خاموشی سے دعا دیتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئیں۔

ارحم نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر آہستہ سے مسکرا دیا۔

کامیابی صرف ذہین لوگوں کو نہیں ملتی... بلکہ اُن لوگوں کو ملتی ہے جو اپنی نیند سے زیادہ اپنے خوابوں کی قدر کرتے ہیں۔

Posted on www.novelemehar.online

زندگی میں سب سے خوبصورت محبت وہ ہوتی ہے جو انسان کو اپنے رب کے قریب کرے، اپنے والدین کا سہارا بنائے، اور اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کا حوصلہ دے۔

★★★

امتحانات کا پہلا دن تھا۔

کلاس روم طلبہ سے بھرا ہوا تھا۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھا آخری بار نوٹس دیکھ رہا تھا۔ کسی کے چہرے پر گھبراہٹ تھی تو کوئی اعتماد سے مسکرا رہا تھا۔

...مگر ارحم

وہ کتاب کے بجائے بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ہر چند لمحوں بعد اس کی نظریں بے اختیار دروازے پر جا ٹھہرتیں، جیسے وہ کسی خاص شخص کا انتظار کر رہا ہو۔

...اچانک

NOVEL-E-MEHAR

دروازہ آہستہ سے کھلا۔

سفید اور نیلی یونیفارم میں ملبوس عائشہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی کلاس روم میں داخل ہوئی۔

اسے دیکھتے ہی ارحم کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ بکھر گئی۔

دل کو جیسے سکون مل گیا ہو۔

عائشہ نے ایک لمحے کے لیے ارحم کی طرف دیکھا، پھر خاموشی سے جا کر اس کے پیچھے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اسی وقت سپروائزر نے سوالیہ پرچے تقسیم کرنا شروع کر دیے۔

"شروع کیجیے، آپ کے پاس تین گھنٹے ہیں۔"

Posted on www.novelemehar.online

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔

صرف قلموں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

ارحم نے اعتماد سے سوالات حل کرنا شروع کیے۔

چند لمحوں بعد اس نے ہلکے سے گردن موڑی۔

عائشہ کے چہرے پر پریشانی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

اس کی آنکھیں بار بار سوالیہ پرچے پر رک جاتیں، پھر بے بسی سے جھک جاتیں۔

ناولوں میں ضرورت سے زیادہ وقت گزارنے کی وجہ سے اس کی تیاری مکمل نہیں تھی۔

ارحم نے خاموشی سے مناسب حدود کے اندر رہتے ہوئے جہاں ممکن تھا، اسے اشاروں میں رہنمائی کی۔

عائشہ کے چہرے پر سکون لوٹ آیا۔

وہ جلدی جلدی جواب لکھنے لگی۔

NOVEL-E-MEHAR

اس دن کا پرچہ عائشہ نے توقع سے کہیں بہتر کیا۔

امتحانات کا سلسلہ یونہی چلتا رہا۔

ہر نئے پرچے کے ساتھ دونوں کے درمیان اعتماد بھی بڑھتا گیا۔

ارحم ہمیشہ کوشش کرتا کہ عائشہ کا حوصلہ بلند رہے، جبکہ عائشہ ہر پرچے کے بعد مسکراتے ہوئے صرف ایک جملہ کہتی،

"تھینک یو... اگر تم نہ ہوتے تو شاید میں یہ سب نہ کر پاتی۔"

ارحم جواب میں صرف مسکرا دیتا۔

Posted on www.novelemehar.online

بعض رشتے لفظوں سے نہیں، احساسوں سے مضبوط ہوتے ہیں۔

جب کبھی پرچوں کے درمیان کچھ وقت مل جاتا تو دونوں اسکول کی کینٹین چلے جاتے۔

وہاں ایک کپ چائے، ایک سموسہ یا ٹھنڈے مشروب کے ساتھ گھنٹوں باتیں کرتے۔

... کبھی مستقبل کے خواب

... کبھی بچپن کی شرارتیں

... کبھی پسندیدہ کتابوں کا ذکر

اور کبھی صرف ایک دوسرے کی باتیں سنتے رہتے۔

وقت نہ جانے کب گزر جاتا۔

آہستہ آہستہ اجنبیت ختم ہو گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

اب دونوں ایک دوسرے کے بہترین دوست بن چکے تھے۔

وہ اپنی خوشیاں، پریشانیاں، خواب اور خوف سب ایک دوسرے سے بانٹنے لگے۔

جب دلوں کے درمیان اعتماد پیدا ہو جائے تو گفتگو الفاظ سے نہیں، خاموشیوں سے بھی ہونے لگتی ہے۔

... پھر

آخر کار وہ دن بھی آ گیا جس کا تصور ہی دونوں کے دلوں کو اداس کر دیتا تھا۔

آج اسکول کی الوداعی تقریب تھی۔

پورا ہال قہقہوں سے گونج رہا تھا، مگر ہر مسکراہٹ کے پیچھے جدائی کا ایک خاموش دکھ بھی چھپا ہوا تھا۔

ہر کوئی ایک دوسرے کے ساتھ تصویریں بنوا رہا تھا۔

کوئی آٹوگراف لے رہا تھا، تو کوئی آخری بار گلے مل رہا تھا۔

تقریب اپنے اختتام کے قریب پہنچی تو ارحم نے ہمت جمع کی۔

اس نے عائشہ کو ایک طرف آنے کا اشارہ کیا۔

دونوں ہال کے ایک نسبتاً خاموش کونے میں آ کھڑے ہوئے۔

کچھ لمحوں تک دونوں خاموش رہے۔

پھر ارحم نے دھیمی آواز میں کہا،

"...عائشہ"

NOVEL-E-MEHAR

وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

ارحم نے گہرا سانس لیا۔

"میں نہیں جانتا مستقبل ہمارے لیے کیا لکھ چکا ہے... لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میں اپنی باقی زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔"

اس کی آواز میں سچائی تھی۔

...نہ کوئی بناوٹ

...نہ کوئی دکھاوا

Posted on www.novelemehar.online

صرف خالص احساسات۔

"اگر کبھی اللہ نے چاہا... تو کیا تم زندگی بھر میرا ساتھ دو گی؟"

عائشہ چند لمحوں تک اسے دیکھتی رہ گئی۔

جیسے اس کے الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

وہ اس لمحے کو پوری طرح محسوس تو کر رہی تھی، مگر شاید اسے قبول کرنے کے لیے ابھی اس کا دل تیار نہیں تھا۔

اس نے نظریں جھکا لیں۔

اس کے گال ہلکے سے سرخ ہو گئے تھے۔

...وہ خاموش تھی

مگر اس خاموشی میں انکار نہیں تھا۔

اسے ارحم کے ساتھ عمر بھر چلنے کے خواب اچھے لگنے لگے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

...الوداعی تقریب کے بعد دونوں کے راستے الگ ضرور ہو گئے

مگر دلوں کا رابطہ قائم رہا۔

اب اکثر فون پر باتیں ہونے لگیں۔

... کبھی چند منٹ

کبھی گھنٹوں۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ ایک دوسرے کو اپنے دن بھر کی ہر چھوٹی بڑی بات بتاتے۔

...ایک دوسرے کی ہنسی میں خوش ہوتے

اور پریشانی میں ایک دوسرے کا سہارا بنتے۔

وقت کے ساتھ ان کا رشتہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوتا چلا گیا۔

آخر کار ایک دن دونوں نے فیصلہ کیا کہ اب اپنے گھر والوں کو سب کچھ بتا دینا چاہیے۔

ارحم نے سب سے پہلے اپنی والدہ اور گھر والوں سے بات کی۔

اگرچہ ابتدا میں انہیں حیرت ہوئی، مگر ارحم کی سنجیدگی، سچائی اور نیک نیتی دیکھ کر وہ راضی ہو گئے۔

انہیں یقین تھا کہ ان کا بیٹا غلط فیصلہ نہیں کرے گا۔

...مگر

دوسری طرف حالات اتنے آسان نہیں تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

جب عائشہ نے ہمت کر کے اپنے والدین کو سب کچھ بتایا تو گھر کا ماحول یکسر بدل گیا۔

اس کے والد خاموشی سے اس کی بات سنتے رہے، جبکہ اس کی والدہ کے چہرے پر سخت ناراضی نمایاں ہو گئی۔

"عائشہ، تمہیں اندازہ بھی ہے تم کیا کہہ رہی ہو؟"

ان کی آواز میں سختی تھی۔

"ہم اپنی بیٹی کا ہاتھ ایسے لڑکے کے ہاتھ میں کیسے دے دیں جو ابھی کچھ کماتا بھی نہیں، جس کا اپنا الگ گھر بھی نہیں، اور جس کا مستقبل ابھی غیر یقینی ہے؟"

عائشہ خاموش کھڑی رہی۔

Posted on www.novelemehar.online

اس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

...وہ جانتی تھی

...محبت صرف دو دلوں کو نہیں ملاتی

اس کے ساتھ حالات، ذمہ داریاں اور حقیقتیں بھی چلتی ہیں۔

...اس دن پہلی بار اسے احساس ہوا کہ

محبت کرنا آسان ہوتا ہے، مگر محبت کو نبھانے کے لیے صرف دل نہیں، مضبوط حالات بھی درکار ہوتے ہیں۔

کبھی کبھی قسمت انسان کو اس شخص سے ملا تو دیتی ہے جسے وہ دل سے چاہتا ہے، مگر اسے پانے کے لیے صبر، جدوجہد اور وقت کی سب سے کڑی آزمائش سے بھی گزارتی ہے۔

★★★

NOVEL-E-MEHAR

رات کا وقت تھا۔ گھر کے تمام افراد اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ باہر مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی، مگر ایک کمرے میں دو دل لالچ اور خود غرضی کی آگ میں جل رہے تھے۔

ایمان کی نظریں بار بار الماری کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

اس نے دھیمی آواز میں کہا،

"عامر... میں نے امی کے پاس کافی سونا دیکھا ہے۔"

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی، جو محبت کی نہیں بلکہ لالچ کی تھی۔

عامر نے بے پرواہی سے جواب دیا،

"ہاں... وہ سونا امی نے ارحم کی ہونے والی بیوی کے لیے سنبھال کر رکھا ہے۔"

ایمان نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

NOVEL-E-MEHAR

"ارحم تو جوان ہے، کل کو خود کما لے گا۔ مگر ہماری بیٹی رانیہ؟ وہ تو ابھی صرف تین سال کی ہے۔ کیا تم نے اس کے مستقبل کے بارے میں سوچا ہے؟"

عامر خاموش ہو گیا۔

ایمان نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کی باتیں اثر کرنے لگی ہیں۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ مزید قریب آ کر بولی،

"زندگی صرف جذبات سے نہیں چلتی، پیسے بھی چاہیے ہوتے ہیں۔ اگر آج ہم نے اپنی بیٹی کا مستقبل محفوظ نہ کیا تو کل بہت دیر ہو جائے گی۔"

عامر کے چہرے پر کشمکش صاف دکھائی دے رہی تھی۔

...ایک طرف ماں کی محبت

...دوسری طرف بیوی کی باتیں

NOVEL-E-MEHAR

اور درمیان میں غربت۔

ایمان نے آخری وار کیا۔

"ہم امی کا زیور لے کر کسی دوسرے شہر چلے جاتے ہیں۔ نئی زندگی شروع کریں گے، کسی کو کچھ پتہ بھی نہیں چلے گا۔"

Posted on www.novelemehar.online

عامر نے فوراً جواب نہیں دیا۔

مگر کبھی کبھی انسان کا ضمیر ایک لمحے کی کمزوری کے سامنے ہار جاتا ہے۔

اس رات بھی یہی ہوا۔

لالچ نے رشتوں کی آواز دبا دی۔

دونوں نے پوری رات منصوبہ بنایا۔

NOVEL-E-MEHAR

آدھی رات کے بعد جب پورا گھر گہری نیند میں سو چکا تھا، وہ دبے قدموں سے آمنہ بیگم کے کمرے میں گئے۔

انہوں نے الماری کھولی۔

...زیورات

جمع پونجی...

اور گھر کا قیمتی سامان سمیٹا۔

ایک آخری بار گھر پر نظر ڈالی...

اور اندھیرے میں ہمیشہ کے لیے نکل گئے۔

لالچ انسان سے صرف دولت نہیں چھینتا، بلکہ اس کا ضمیر بھی چھین لیتا ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

★ ★ ★

اگلی صبح...

آمنہ بیگم نے حسبِ معمول عامر اور ایمان کو آواز دی۔

کوئی جواب نہ آیا۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ آہستہ آہستہ ان کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

دروازہ کھلا تو سامنے کا منظر دیکھ کر ان کی سانس جیسے رک گئی۔

الماری کھلی ہوئی تھی۔

سامان بکھرا پڑا تھا۔

کمرہ مکمل تہس نہس ہو چکا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

صرف چند لمحوں میں انہیں سب کچھ سمجھ آ گیا۔

ان کے قدم لڑکھڑا گئے۔

...ہاتھ سینے پر گیا

اور اگلے ہی لمحے وہ زمین پر گر پڑیں۔

اسی وقت ارحم گھر کے اندر داخل ہوا۔

"امی...!"

اس کی دل دہلا دینے والی چیخ پورے گھر میں گونج اٹھی۔

وہ دوڑ کر ان کے پاس پہنچا۔

NOVEL-E-MEHAR

"امی... آنکھیں کھولیں... پلیز امی...!"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

اس نے فوراً پڑوسیوں کی مدد سے انہیں اسپتال پہنچایا۔

Posted on www.novelemehar.online

ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا،

"انہیں مائنر ہارٹ اٹیک آیا ہے۔"

یہ الفاظ سن کر ارحم کی ٹانگوں سے جیسے جان نکل گئی۔

اس کے پاس جتنی جمع پونجی تھی، سب علاج میں خرچ ہو گئی۔

...اب گھر میں نہ زیور بچا تھا

NOVEL-E-MEHAR

...نہ پیسہ

صرف ذمہ داریاں رہ گئی تھیں۔

چند ہفتوں کی مسلسل کوشش کے بعد ارحم کو ایک معمولی سی نوکری مل گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

...تنخواہ کم تھی

مگر مجبوریاں بڑی تھیں۔

کبھی کبھی زندگی انسان سے ایک ہی دن میں سب کچھ چھین لیتی ہے، مگر پھر بھی وہ جیتا ہے... صرف اپنے اپنوں کی خاطر۔

★ ★ ★

...وقت

NOVEL-E-MEHAR

یہ نہ کسی کے دکھ پر رکتا ہے اور نہ کسی کی خوشی پر۔

وہ مسلسل آگے بڑھتا رہتا ہے۔

مگر وقت کے ساتھ ہر انسان ایک جیسا نہیں رہتا۔

کچھ لوگ مضبوط ہو جاتے ہیں...

اور کچھ اندر ہی اندر ٹوٹ جاتے ہیں۔

عائشہ بھی اب پہلے والی عائشہ نہیں رہی تھی۔

وہ لڑکی جو ہر وقت ہنستی رہتی تھی، اب مکمل خاموش ہو چکی تھی۔

اس نے خود کو اپنے کمرے تک محدود کر لیا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

نہ اسے کھانے کی خواہش رہتی...

نہ کسی سے بات کرنے کا دل کرتا۔

ارحم نے اپنے خراب حالات کی وجہ سے اس سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

اور یہی خاموشی عائشہ کے لیے سب سے بڑی سزا بن گئی تھی۔

ایک شام وہ حسبِ معمول خاموش بیٹھی تھی کہ دروازہ کھلا۔

ماجد صاحب اندر آئے۔

ان کے چہرے پر کسی فیصلے کی سختی نمایاں تھی۔

انہوں نے بغیر کسی تمہید کے کہا،

NOVEL-E-MEHAR

"عائشہ... کل تمہارا نکاح ہے۔"

یہ الفاظ عائشہ پر بجلی بن کر گرے۔

وہ بے یقینی سے اپنے والد کو دیکھتی رہ گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

"ابو... میں یہ نکاح نہیں کروں گی۔"

اس کی آواز لرز رہی تھی۔

"میں ارحم سے محبت کرتی ہوں... اور شادی بھی اسی سے کروں گی۔"

یہ سنتے ہی ماجد صاحب کا غصہ بڑھ گیا۔

"میں نے فیصلہ سنا دیا ہے۔ کل تیار رہنا۔"

NOVEL-E-MEHAR

اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئے۔

عائشہ وہیں بستر پر گر گئی۔

اس کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

اسی روتے روتے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔

★ ★ ★

رات کے دو بج رہے تھے۔

پورا گھر گہری نیند میں تھا۔

عائشہ نے آہستہ سے اپنا چہرہ دوپٹے سے ڈھانپا، دروازہ کھولا اور خاموشی سے گھر سے نکل گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ سنسان سڑکوں پر بے سمت بھاگتی رہی۔

اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔

...صرف اتنا جانتی تھی

کہ وہ اپنی مرضی کے بغیر ہونے والے نکاح سے دور بھاگ رہی ہے۔

Posted on www.novelemehar.online

بھاگتے بھاگتے اس کی ہمت جواب دے گئی۔

...چکر آیا

اور وہ سڑک کنارے گر گئی۔

اتنے میں ایک رکشہ وہاں سے گزرا۔

ڈرائیور نے اسے بے ہوش دیکھا تو فوراً رک گیا۔

"باجی... آنکھیں کھولیں۔"

اس نے کئی بار آواز دی۔

مگر کوئی جواب نہ ملا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ اسے اپنی بوڑھی والدہ کے پاس گھر لے آیا۔

کافی دیر بعد عائشہ کو ہوش آیا۔

اس نے خود کو ایک اجنبی گھر میں پایا۔

وہ خوفزدہ ہو کر اٹھ بیٹھی۔

اسی لمحے ایک عمر رسیدہ خاتون کمرے میں داخل ہوئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

انہوں نے محبت سے پوچھا،

"بیٹی، اب طبیعت کیسی ہے؟اور تم کون ہو؟"

عائشہ چند لمحے خاموش رہی۔

Posted on www.novelemehar.online

پھر اس نے اپنے گلے سے سونے کی چین اتاری اور ان کے ہاتھ میں رکھ دی۔

"آنٹی... پلیز یہ رکھ لیجیے، مگر مجھے چند دن یہاں رہنے دیجیے۔"

اس کی آنکھیں مسلسل بھیگ رہی تھیں۔

خاتون نے فوراً چین واپس اس کے ہاتھ میں رکھ دی۔

"بیٹی، ہمیں تمہارے زیور کی ضرورت نہیں۔ پہلے یہ بتاؤ، آخر ہوا کیا ہے؟"

NOVEL-E-MEHAR

عائشہ نے سسکیوں کے درمیان ساری حقیقت سنا دی۔

جب اس نے زبردستی نکاح اور گھر سے بھاگنے کی بات بتائی تو خاتون کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔

انہوں نے آگے بڑھ کر عائشہ کو سینے سے لگا لیا۔

Posted on www.novelemehar.online

"بیٹی...آج سے تم اکیلی نہیں ہو۔"

"آج سے تم میری بھی بیٹی ہو۔"

یہ الفاظ سن کر عائشہ برسوں بعد کسی محفوظ آغوش میں روئی۔

"...شکریہ...آنٹی"

وہ نم آنکھوں سے مسکرادی۔

NOVEL-E-MEHAR

دنیا میں کچھ لوگ خون کے رشتے نہیں ہوتے، مگر ان کی شفقت انسان کو اپنوں سے بھی زیادہ محفوظ محسوس کراتی ہے۔

★ ★ ★

...ادھر

صبح جب عائشہ کی والدہ اس کے کمرے میں آئیں تو وہ وہاں موجود نہیں تھی۔

پورا گھر چھان مارا گیا۔

مگر عائشہ کہیں نہ ملی۔

یہ خبر سنتے ہی ماجد صاحب کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔

انہوں نے فوراً گارڈز کو ارحم کے گھر بھیجا۔

NOVEL-E-MEHAR

لیکن وہاں بھی عائشہ موجود نہیں تھی۔

بعدازاں انہوں نے قریبی علاقوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج منگوائی۔

فوٹیج میں عائشہ کو رات کے وقت گھر سے نکلتے دیکھا گیا۔

Posted on www.novelemehar.online

مزید تفتیش کے بعد اس رکشے کا نمبر بھی مل گیا۔

یوں وہ اس گھر تک پہنچ گئے۔

دروازہ کھلتے ہی ماجد صاحب نے غصے میں عائشہ کا بازو پکڑا اور تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسے واپس لے آئے۔

...عائشہ لاکھ منتیں کرتی رہی

...روتی رہی

NOVEL-E-MEHAR

مگر کسی نے اس کی ایک نہ سنی۔

اسی رات اس کا نکاح اپنے ایک دوست کے بیٹے سے کر دیا گیا۔

وہ شخص سخت مزاج، غصے والا اور بے رحم تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

...عائشہ کی نئی زندگی، زندگی نہیں

ایک قید بن چکی تھی۔

اسے معمولی معمولی باتوں پر مارا جاتا۔

ذلیل کیا جاتا۔

یہاں تک کہ کئی مرتبہ اس کا شوہر اس پر اس کے والد کے سامنے بھی ہاتھ اٹھا دیتا، مگر کوئی اس کے حق میں آواز نہ اٹھاتا۔

NOVEL-E-MEHAR

...اب عائشہ کے پاس نہ کوئی سہارا تھا

نہ کوئی امید۔

وہ ہر رات جائے نماز پر بیٹھ کر اپنے رب کے حضور آنسو بہاتی اور صرف ایک دعا کرتی،

Posted on www.novelemehar.online

"یااللہ...اگر میری زندگی میں سکون لکھا ہے تو مجھے صبر بھی عطا فرما،اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے اس سے گزرنے کی طاقت دے۔"

انسانوں کے فیصلے زندگی برباد کر سکتے ہیں، مگر اللہ کا فیصلہ ہمیشہ حکمت سے بھرپور ہوتا ہے۔

...اور یاد رکھو

جس دل میں اللہ کی امید باقی ہو، وہ دل کبھی مکمل طور پر شکستہ نہیں ہوتا، کیونکہ اندھیری رات کے بعد طلوع ہونے والا سورج، اللہ کی رحمت کی سب سے خوبصورت دلیل ہے۔

★★★

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

باب سوم

شام کی ٹھنڈی ہوا آہستہ آہستہ صحن میں پھیل رہی تھی۔ گھر کی خاموش فضا میں اچانک مرکزی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

ارحم تیز قدموں سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مٹھائی کا ایک ڈبہ تھا اور چہرے پر ایسی خوشی تھی جو برسوں بعد اس کی آنکھوں میں اتری تھی۔

جیسے ہی وہ صحن میں پہنچا، اس نے بلند آواز میں پکارا،

"!امی...!امی...!ذرا باہر تو آئیں"

اس کے لہجے میں چھپی بے تاب خوشی سن کر آمنہ بیگم فوراً اپنے کمرے سے باہر نکل آئیں۔

"کیا ہوا بیٹا؟ سب خیریت تو ہے؟"

ارحم نے بچوں کی طرح مسکراتے ہوئے مٹھائی کا ڈبہ کھولا، ایک لڈو اٹھایا اور محبت سے اپنی والدہ کے منہ میں رکھتے ہوئے بولا،

"!امی... میری پروموشن ہو گئی ہے"

چند لمحوں کے لیے آمنہ بیگم جیسے خاموش رہ گئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

پھر ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو جھلملانے لگے۔

انہوں نے فوراً اپنے بیٹے کا ماتھا چوما اور اسے سینے سے لگا لیا۔

"!ماشاءاللہ... ماشاءاللہ"

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ مبارک ہو میرے بچے! اللہ پاک تمہیں اس سے بھی زیادہ کامیابیاں عطا فرمائے، تمہارے رزق میں برکت دے اور ہر آزمائش کو آسانی میں بدل"
"دے۔ آمین۔

ان کے آنسو اب خوشی کے تھے۔

وہ برسوں بعد اپنے بیٹے کے چہرے پر ایسی بے فکر مسکراہٹ دیکھ رہی تھیں۔

Posted on www.novelemehar.online

"لگتا ہے ہمارے برے دن ختم ہونے والے ہیں، ان شاءاللہ۔"

انہوں نے امید بھری نگاہوں سے آسمان کی طرف دیکھا۔

ارحم نے بھی مسکرا کر کہا،

"جی امی... ان شاءاللہ، اب سب بہتر ہو گا۔"

چند لمحے خاموشی رہی، پھر آمنہ بیگم نے شرارت سے اس کی طرف دیکھا۔

"بس اب تو جلدی سے میرے لیے ایک اچھی سی بہو بھی لے آؤ۔"

ارحم بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے امی! ابھی تو مجھے ذرا سیٹل ہونے دیں۔ بہو بھی آجائے گی، لیکن ابھی اتنی جلدی نہیں۔"

آمنہ بیگم نے مصنوعی ناراضی سے کہا،

"تم لڑکے بھی ہر بات کل پر چھوڑ دیتے ہو۔"

NOVEL-E-MEHAR

دونوں ہنس پڑے۔

کئی مہینوں بعد اس گھر میں خوشی کی آوازیں گونجی تھیں۔

زندگی کتنی عجیب ہے... ایک خوشخبری برسوں کے غم پر مرہم رکھ دیتی ہے، اور ماں کی دعا ہر کامیابی کو اور بھی خوبصورت بنا دیتی ہے۔

★ ★ ★

...دوسری طرف

عائشہ کی زندگی میں خوشی کا کوئی رنگ باقی نہیں بچا تھا۔

اس کا شوہر، شیر جمال، کافی عرصہ پہلے اپنی نوکری چھوڑ چکا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

اب وہ لوگوں سے جھوٹ بول کر، مختلف بہانے بنا کر ان سے پیسے لیتا اور اپنی عادت کو معمول بنا چکا تھا۔

عائشہ یہ سب دیکھتی، مگر بے بس تھی۔

ایک صبح دروازے پر دستک ہوئی۔

دروازہ کھولا تو سامنے سارہ کھڑی تھی۔

کئی سال بعد اپنی دوست کو دیکھ کر عائشہ کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے چمک آئی، مگر وہ چمک فوراً ماند پڑ گئی۔

سارہ نے جیسے ہی عائشہ کو غور سے دیکھا، اس کا دل دہل گیا۔

اس کے چہرے کی رونق ختم ہو چکی تھی۔

آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے تھے اور چہرے پر اداسی کی گہری پرچھائیاں۔

"عائشہ...!"

وہ بے اختیار بولی۔

"تمہاری یہ حالت کیسے ہو گئی؟"

عائشہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"یہ ایک بہت لمبی کہانی ہے، سارہ... کبھی فرصت سے سناؤں گی۔"

وہ موضوع بدلنا چاہتی تھی۔

"خیر چھوڑو، تم بتاؤ... یہاں کیسے آنا ہوا؟"

سارہ نے آہ بھری۔

NOVEL-E-MEHAR

"میں تمہارے گھر گئی تھی۔ وہاں آنٹی نے بتایا کہ تمہاری شادی ہو گئی ہے، اس لیے میں یہاں آ گئی۔"

پھر وہ اچانک رک گئی۔

"...لیکن ایک بات سمجھ نہیں آئی"

"تم تو ارحم سے محبت کرتی تھی نا؟ پھر یہ سب کیسے ہو گیا؟"

ایک ہی سانس میں اتنے سوال سن کر عائشہ خاموش ہو گئی۔

کچھ سوال ایسے ہوتے ہیں جن کے جواب صرف آنسو دیتے ہیں۔

اسی دوران باہر سے قدموں کی آواز آئی۔

شیر جمال گھر واپس آ چکا تھا۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا، سارہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

شیر جمال چند لمحے بعد کسی کام سے دوبارہ باہر چلا گیا۔

عائشہ نے فوراً پوچھا،

"کیا ہوا سارہ؟ تم اسے اس طرح کیوں دیکھ رہی ہو؟"

سارہ نے بے یقینی سے پوچھا،

"یہ...یہی تمہارا شوہر ہے؟"

"...ہاں"

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ نے مختصر جواب دیا۔

سارہ چند لمحے خاموش رہی، پھر دھیمی آواز میں بولی،

"لیکن... میں نے اسے چند دن پہلے دیکھا تھا۔"

"یہ لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ اس کی ایک چھوٹی بیٹی ہے اور اس کے علاج کے لیے پیسوں کی ضرورت ہے۔"

عائشہ چونک گئی۔

"بیٹی؟"

"...اس کی تو کوئی بیٹی ہی نہیں"

وہ خود بھی حیرت میں ڈوب گئی۔

سارہ نے افسوس سے سر ہلایا۔

"مجھے نہیں معلوم وہ ایسا کیوں کر رہا تھا... مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

NOVEL-E-MEHAR

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

کچھ دیر بعد سارہ رخصت ہو گئی۔

اس کے جانے کے بعد عائشہ سیدھی شیر جمال کے پاس گئی۔

اس کی آواز میں پہلی بار ہمت تھی۔

"تم لوگوں سے جھوٹ کیوں بولتے ہو؟"

"اور یہ بیٹی والی بات کیوں کہتے ہو؟"

Posted on www.novelemehar.online

شیر جمال نے جواب دینے کے بجائے غصے سے اس کا بازو پکڑا۔

اگلے ہی لمحے اس پر تشدد شروع کر دیا۔

عائشہ درد سے کراہ اٹھی، مگر اب یہ سب اس کے لیے نیا نہیں تھا۔

وہ اس ظلم کی عادی ہو چکی تھی۔

مار کھاتے کھاتے بھی اس نے آنسو صاف کیے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا،

"...مارو"

"...اور مارو"

"آخر تم کر بھی کیا سکتے ہو؟"

"ایک کمزور انسان ہی اپنی طاقت عورت پر آزماتا ہے۔"

شیر جمال غصے میں دروازہ پٹخ کر باہر نکل گیا۔

عائشہ وہیں زمین پر بیٹھی رہ گئی۔

...اس کے جسم پر زخم تھے

اور روح پر اس سے کہیں گہرے۔

آج پہلی بار اسے محسوس ہوا کہ وہ مزید یہ زندگی نہیں جی سکتی۔

اس کے ذہن میں ایک خطرناک خیال آیا۔

"...سب ختم کر دیتی ہوں"

NOVEL-E-MEHAR

"...زہر کھالیتی ہوں"

مگر اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے پیٹ پر چلا گیا۔

اس کی کوکھ میں ایک معصوم جان پل رہی تھی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"...نہیں"

"...مجھے جینا ہوگا"

"...اپنے لیے نہیں"

"اپنے بچے کے لیے۔"

اس نے آہستہ سے خود کو سنبھالا۔

وضو کیا۔

جائے نماز بچھائی۔

دو نفل ادا کیے۔

سجدے میں سر رکھتے ہی برسوں سے دبے ہوئے آنسو بہہ نکلے۔

"...یااللہ"

"...اگر میری زندگی آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما"

"...اور اگر میری خاموشی عبادت بن سکتی ہے تو مجھے ٹوٹنے سے بچا لے"

NOVEL-E-MEHAR

دعا کے بعد اس کے دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہوا۔

وہ تھکے ہوئے قدموں سے بستر تک آئی اور لیٹ گئی۔

...اس کی آنکھیں بند تھیں

مگر نینداس سے بہت دور جا چکی تھی۔

زندگی جب ہر دروازہ بند کر دیتی ہے، تب سجدے کا دروازہ کھلتا ہے...اور جو دل اللہ کے سامنے رو لیتا ہے، وہ مکمل طور پر کبھی نہیں ٹوٹتا۔

...یاد رکھو

اللہ آزمائش ضرور دیتا ہے، مگر اس آزمائش سے گزرنے کی طاقت بھی وہی عطا کرتا ہے۔اور جس انسان کا سہارا صرف اللہ بن جائے، اسے دنیا کی کوئی طاقت ہمیشہ کے لیے شکست نہیں دے سکتی۔

★★★

NOVEL-E-MEHAR

شام ڈھل چکی تھی۔

ارحم روز کی طرح تھکا ہارا نوکری سے واپس آیا۔دروازہ کھول کر جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوا تو ایک لمحے کے لیے چونک گیا۔

آمنہ بیگم آج معمول سے بالکل مختلف لگ رہی تھیں۔

وہ اچھی سی شال اوڑھے، ہلکا سا تیار ہو کر صوفے پر بیٹھی تھیں، جیسے کسی کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہوں۔

ارحم نے بیگ ایک طرف رکھا اور مسکراتے ہوئے ان کے قریب آ گیا۔

"امی... آج کہاں جانے کی تیاری ہے؟"

آمنہ بیگم نے بھی مسکرا کر جواب دیا،

"میں نہیں... ہم جا رہے ہیں۔"

"کہاں؟"

"تمہارے لیے ایک اچھی سی لڑکی دیکھنے۔"

یہ سنتے ہی ارحم کے چہرے کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے گہرا سانس لیا۔

"امی... پھر وہی بات؟"

"میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، ابھی مجھے شادی نہیں کرنی۔"

اس کے لہجے میں ضد کم اور بے بسی زیادہ تھی۔

آمنہ بیگم نے محبت سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

NOVEL-E-MEHAR

"ارحم بیٹا... میری زندگی کا کیا بھروسہ؟"

"میں چاہتی ہوں کہ اپنی آنکھوں سے تمہارا گھر بستا دیکھ لوں۔"

"...یہ ایک ماں کی خواہش ہے"

Posted on www.novelemehar.online

ان کی آواز دھیرے دھیرے بھرانے لگی۔

ارحم نے فوراً اُن کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

"امی... پلیز ایسی باتیں مت کیا کریں۔"

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا، ان شاءاللہ۔"

اس نے مسکرا کر ماحول بدلنے کی کوشش کی۔

"چلیے... آج چونکہ آپ تیار بھی ہیں، تو ہم باہر ڈنر کرنے چلتے ہیں۔"

آمنہ بیگم نے فوراً کہا،

"لیکن بیٹا... وہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

ارحم نے ہلکے سے ہنستے ہوئے کہا،

"ارے امی... کوئی بات نہیں، انتظار کر لیں گے۔"

"آج صرف میں اور میری امی باہر جائیں گے۔"

آخر کار وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر لے گیا۔

...آمنہ بیگم تو اس کے ساتھ چل پڑیں

NOVEL-E-MEHAR

مگر وہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کا بیٹا آج بھی دل کے کسی کونے میں صرف ایک ہی نام بسائے بیٹھا ہے۔

...عائشہ

وہ اب بھی انجانے میں اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

...اسے کیا خبر

جس کا انتظار وہ برسوں سے کر رہا تھا، وہ خود اپنی زندگی کی سب سے کڑی آزمائش سے گزر رہی تھی۔

بعض انتظار کبھی ختم نہیں ہوتے، کیونکہ انسان وقت کے گزر جانے کے باوجود امید کا دامن نہیں چھوڑتا۔

★ ★ ★

...چند دن بعد

NOVEL-E-MEHAR

ماجد صاحب اور شفقت بیگم عائشہ کے گھر آئے۔

دروازہ کھلتے ہی عائشہ نے خاموشی سے انہیں اندر آنے دیا۔

...چہرے پر نہ خوشی تھی

Posted on www.novelemehar.online

...نہ ناراضی

صرف ایک عجیب سی بے حسی۔

شفقت بیگم نے نرمی سے کہا،

"عائشہ بیٹا، آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔"

عائشہ نے خاموشی سے سر ہلایا۔

NOVEL-E-MEHAR

"میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔"

وہ کچن کی طرف بڑھنے ہی والی تھی کہ اچانک ایک مانوس آواز نے اسے روک لیا۔

"...تم نے ہمیں بتایا بھی نہیں"

"!ہم نانانانی بننے والے ہیں"

ماجد صاحب کے لہجے میں خوشی نمایاں تھی۔

یہ الفاظ سنتے ہی عائشہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اس نے آہستہ سے پلٹ کر اپنے والدین کی طرف دیکھا۔

پھر ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی،

"...خوشیاں"

"...خوشیاں اپنے لوگوں سے بانٹی جاتی ہیں"

"غیروں سے نہیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

شفقت بیگم کی آنکھیں بھر آئیں۔

"کیا تم ہمیں اپنا نہیں سمجھتیں؟"

انہوں نے رندھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

...عائشہ ہلکا سا مسکرائی

NOVEL-E-MEHAR

مگر اس مسکراہٹ میں درد چھپا ہوا تھا۔

"...نہیں"

"کیونکہ اس مقام تک پہنچانے والے بھی آپ ہی دونوں ہیں۔"

"...جس دن آپ نے میری بات سنے بغیر میری زندگی کا فیصلہ کیا تھا"

"اُس دن میں نے اپنے والدین کو کھو دیا تھا۔"

"...اب اس دنیا میں اگر میرا کوئی ہے"

"تو صرف میرا اللہ۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کی باتوں نے دونوں میاں بیوی کو خاموش کر دیا۔

اولاد کے آنسو اکثر اُس فیصلے کا نتیجہ ہوتے ہیں، جو والدین اس کی مرضی کے بغیر کر لیتے ہیں۔

...اسی دوران

دروازے پر زوردار دستک ہوئی۔

ماجد صاحب نے دروازہ کھولا تو سامنے پولیس کھڑی تھی۔

ایک افسر نے بلند آواز میں کہا،

"جمال کہاں ہے؟"

"اسے فوراً باہر بلاؤ!"

ماجد صاحب گھبرا گئے۔

"کیا بات ہے؟"

پولیس افسر نے سخت لہجے میں جواب دیا،

Posted on www.novelemehar.online

"اس نے کئی لوگوں سے دھوکے سے پیسے لیے ہیں۔"

"اس کے خلاف متعدد شکایات درج ہو چکی ہیں۔"

اتنے میں شیر جمال بھی باہر آ گیا۔

چند رسمی سوالات کے بعد پولیس نے اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں۔

...وہ مسلسل صفائیاں دیتا رہا

NOVEL-E-MEHAR

مگر کسی نے اس کی ایک نہ سنی۔

چند ہی لمحوں میں پولیس اسے لے جا چکی تھی۔

گھر میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

ماجد صاحب اور شفقت بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

کافی دیر بعد ماجد صاحب نے دھیرے سے کہا،

"...عائشہ بیٹا"

"ہمارے ساتھ گھر چل جاؤ۔"

شفقت بیگم بھی اس کے قریب آ گئیں۔

"...ہاں بیٹا"

"تم اس حالت میں اکیلی کیسے رہو گی؟"

عائشہ نے ان دونوں کو دیکھا۔

NOVEL-E-MEHAR

...اس کی آنکھوں میں اب آنسو نہیں تھے

صرف خودداری تھی۔

"...نہیں"

"مجھے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں۔"

"میں خود کما سکتی ہوں۔"

NOVEL-E-MEHAR

"مجھے کسی کا احسان نہیں چاہیے۔"

"آپ لوگ جا سکتے ہیں۔"

اس کی آواز میں سختی ضرور تھی، مگر اس سختی کے پیچھے برسوں کا درد چھپا ہوا تھا۔

...وہ دونوں کافی دیر تک اسے سمجھاتے رہے

مگر جب کوئی امید باقی نہ رہی تو خاموشی سے واپس چلے گئے۔

گھر ایک بار پھر سنسان ہو گیا۔

مگر اس بار عائشہ نے فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ اب دوسروں کے رحم و کرم پر نہیں جیے گی۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ اپنی اور اپنے آنے والے بچے کی زندگی خود سنوارے گی۔

اگلے ہی دن اس نے قریبی اسکول میں ملازمت کے لیے درخواست جمع کروا دی۔

کئی دن انتظار کے بعد ایک صبح اس کے فون کی گھنٹی بجی۔

"السلام علیکم، کیا آپ مسز عائشہ بات کر رہی ہیں؟"

"جی، میں عائشہ بول رہی ہوں۔"

"آپ کی درخواست منظور ہو گئی ہے۔ براہِ کرم کل انٹرویو کے لیے اسکول تشریف لے آئیں۔"

یہ سنتے ہی برسوں بعد اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

اگلے دن وہ مقررہ وقت پر اسکول پہنچی۔

NOVEL-E-MEHAR

مختصر انٹرویو کے بعد پرنسپل نے مسکراتے ہوئے کہا،

"آپ کل سے اپنی ڈیوٹی جوائن کر سکتی ہیں۔"

عائشہ نے ہچکچاتے ہوئے ایک سوال کیا،

"میم... میری تنخواہ کتنی ہو گی؟"

پرنسپل نے جواب دیا،

"ابتدائی طور پر بیس ہزار روپے ماہانہ۔"

"بعد میں آپ کی کارکردگی اور سروس کے مطابق اس میں اضافہ بھی کیا جائے گا۔"

عائشہ نے اطمینان سے سر ہلایا۔

NOVEL-E-MEHAR

"...اوکے میم"

"تھینک یو سو مچ۔"

وہ اسکول سے باہر نکلی تو آسمان کی طرف دیکھا۔

Posted on www.novelemehar.online

کئی مہینوں بعد اسے لگا جیسے اندھیری رات میں امید کی ایک کرن دکھائی دی ہو۔

جب انسان اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کا فیصلہ کر لیتا ہے، تب قسمت بھی اس کے لیے نئے راستے کھولنا شروع کر دیتی ہے۔

جو شخص لوگوں کے سہارے چھوڑ کر اللہ پر بھروسا کر لیتا ہے، اللہ اسے ایسے راستوں سے رزق اور آسانیاں عطا کرتا ہے جن کا وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

رات کے سناٹے میں ایک فون کال نے عامر کی خاموشی توڑ دی۔

"!عامر... میری بات سنو"

یہ ایمان کی گھبرائی ہوئی آواز تھی۔

عامر فوراً چونک کر اٹھ بیٹھا۔

"ہاں ایمان، کیا ہوا؟ خیریت تو ہے؟"

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

ایمان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

"عامر... میری امی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

"...بھائی بھی... کوئی خاص توجہ نہیں دے رہے"

اتنا کہتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

عامر نے فوراً اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ایمان، خود کو سنبھالو۔"

"رونے سے کچھ نہیں ہو گا۔"

"چلو، ابھی اسپتال چلتے ہیں۔ وہاں جا کر سب معلوم ہو جائے گا۔"

NOVEL-E-MEHAR

عامر کی بات میں اطمینان تھا، جس نے ایمان کو کچھ حوصلہ دیا۔

اس نے جلدی سے دوپٹہ سنبھالا اور دونوں گھر سے نکل پڑے۔

راستے بھر گاڑی میں خاموشی چھائی رہی۔

صرف ایمان کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ بار بار بے چینی سے دعا مانگ رہی تھی۔

"...یااللہ... میری امی کو کچھ نہ ہو"

عامر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"اللہ پر بھروسا رکھو، ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو گا۔"

گاڑی اپنی رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی۔

"عامر... پلیز آہستہ چلاؤ۔"

ایمان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

عامر نے فوراً گاڑی کی رفتار کم کر دی۔

"فکر نہ کرو، ہم پہنچ جائیں گے۔"

کچھ ہی دیر بعد گاڑی اسپتال کے باہر رکی۔

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

ایمان کی نظریں بے تابی سے اپنی ماں کو تلاش کر رہی تھیں۔

سامنے اس کے دونوں بھائی کھڑے تھے۔

انہوں نے ایک لمحے کے لیے ایمان کی طرف دیکھا، مگر خاموش رہے۔

نہ کسی نے آگے بڑھ کر حال پوچھا، نہ کوئی تسلی دی۔

یہ سرد مہری ایمان کے دل کو مزید زخمی کر گئی۔

عامر نے آہستہ سے کہا،

"چھوڑو... ابھی ان باتوں کا وقت نہیں۔"

"پہلے امی کے پاس چلتے ہیں۔"

ابھی وہ وارڈ کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ایک ڈاکٹر تیزی سے باہر آئے۔

"مریض کے ساتھ کون ہے؟"

ڈاکٹر نے جلدی سے پوچھا۔

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

ایمان فوراً آگے بڑھی۔

"جی... میں ان کی بیٹی ہوں۔"

اس کی آواز آنسوؤں میں بھیگی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر نے ایک پرچی اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا،

"یہ دوائیں فوراً لے آئیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

"اور کچھ ٹیسٹ بھی فوری کروانے ہوں گے۔"

عامر نے ڈاکٹر کو روک کر کہا،

"ڈاکٹر صاحب، آپ علاج شروع کریں۔"

"ہم ابھی سب انتظام کرتے ہیں۔"

ڈاکٹر سر ہلا کر دوبارہ وارڈ میں چلے گئے۔

ایمان نے اپنا بیگ کھولا۔

Posted on www.novelemehar.online

...اسی بیگ میں وہ رقم موجود تھی

جو اس نے برسوں پہلے چوری کیے گئے زیورات بیچ کر جمع کی تھی۔

...وہ رقم جسے وہ اپنی خوشحال زندگی کی بنیاد سمجھتی تھی

آج اپنی ماں کی زندگی بچانے کے لیے خرچ ہو رہی تھی۔

اس نے ایک لمحے کے لیے نوٹوں کو دیکھا۔

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

شاید آج اسے پہلی بار اپنے گناہ کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے تمام رقم کیش کاؤنٹر پر جمع کرا دی۔

دل ہی دل میں وہ صرف ایک دعا مانگ رہی تھی۔

"...یااللہ"

"...اگر میری کسی غلطی کی سزا دینی ہے تو مجھے دے دینا"

"مگر میری ماں کو سلامت رکھنا۔"

Posted on www.novelemehar.online

انسان جب تکلیف میں ہوتا ہے تو اسے اپنی ہر غلطی یاد آنے لگتی ہے، کیونکہ آزمائش اکثر سوئے ہوئے ضمیر کو جگا دیتی ہے۔

✮ ✮ ✮

...دوسری طرف

آج عائشہ کی زندگی کا ایک نیا باب شروع ہونے جا رہا تھا۔

یہ اس کی ملازمت کا پہلا دن تھا۔

وہ ہلکے آسمانی رنگ کے سوٹ میں ملبوس، ہاتھ میں فائل لیے اسکول کے گیٹ کے اندر داخل ہوئی۔

اس کے دل میں ہلکی سی گھبراہٹ بھی تھی اور نئی امید بھی۔

NOVEL-E-MEHAR

ریسپشن سے ایک خاتون ٹیچر اس کے پاس آئیں۔

"مس عائشہ؟"

"جی۔"

"آیئے، میں آپ کو آپ کی کلاس دکھا دیتی ہوں۔"

عائشہ نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا اور ان کے ساتھ چل پڑی۔

Posted on www.novelemehar.online

چلتے چلتے وہ ایک خوبصورت کلاس روم کے سامنے رکیں۔

دروازہ کھلا۔

چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

عائشہ نے گہرا سانس لیا اور مسکراتے ہوئے کلاس میں داخل ہوئی۔

"السلام علیکم، بچوں!"

تمام بچے ایک ساتھ احترام سے کھڑے ہو گئے۔

"وعلیکم السلام، مس!"

NOVEL-E-MEHAR

ان کی معصوم آوازوں نے جیسے عائشہ کے دل پر پڑی اداسی کی تہہ کو ہلکا سا چیر دیا۔

وہ پہلی بار دل سے مسکرائی۔

"گڈ مارننگ، بچوں!"

"میرا نام مس عائشہ ہے، اور آج سے میں آپ سب کی نئی ٹیچر ہوں۔"

بچوں نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔

عائشہ نے نرمی سے کہا،

"اچھا، اب سب ایک ایک کر کے اپنا نام بتائیں گے۔"

پہلا بچہ کھڑا ہوا۔

"میم، میرا نام احمد ہے۔"

"!بہت اچھا احمد"

پھر ایک ایک کر کے سب بچوں نے اپنا تعارف کروایا۔

...کوئی شرما رہا تھا

...کوئی ہنس رہا تھا

اور کوئی اپنا نام بتاتے ہوئے بھی گھبرا رہا تھا۔

عائشہ ہر بچے کو محبت سے سن رہی تھی۔

ان معصوم چہروں کو دیکھ کر اس کے دل میں ایک عجیب سا سکون اترنے لگا۔

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

...کئی مہینوں بعد اسے محسوس ہوا

شاید زندگی ابھی ختم نہیں ہوئی۔

اب بھی جینے کی کوئی وجہ باقی ہے۔

اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا، جہاں اس کا آنے والا بچہ اپنی ننھی سی زندگی کے ساتھ موجود تھا۔

اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

"...میں مضبوط رہوں گی"

"...صرف اپنے لیے نہیں"

NOVEL-E-MEHAR

"اپنے بچے کے لیے بھی۔"

بچے صرف کتابوں سے نہیں، محبت سے بھی سیکھتے ہیں...اور ٹوٹا ہوا دل بھی معصوم مسکراہٹوں کے درمیان دوبارہ جینا سیکھ لیتا ہے۔

اللہ جب ایک راستہ بند کرتا ہے تو اس کے بدلے کئی نئے راستے کھول دیتا ہے، شرط صرف اتنی ہے کہ انسان امید کا دامن نہ چھوڑے۔

☆☆☆

Posted on www.novelemehar.online

باب چہارم

شام کا وقت تھا۔

ایمان اپنی والدہ کو سہارا دیتے ہوئے آہستہ آہستہ کمرے تک لے جا رہی تھی۔ آپریشن تو کامیاب ہو گیا تھا، مگر وہ ابھی بھی بہت کمزور تھیں۔

"آئیں امی... آرام سے۔"

اس نے نرمی سے انہیں بستر پر بٹھایا، تکیہ درست کیا اور لحاف اوڑھا دیا۔

"آپ آرام کریں، میں ابھی آتی ہوں۔"

ایمان جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی، سامنے عامر کو غصے سے ٹہلتے دیکھا۔

اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور پیشانی کی رگیں تن چکی تھیں۔

"اب یہ دوائیوں اور علاج کا جو خرچ ہوا ہے، وہ کون دے گا؟"

اس نے غصے سے پوچھا۔

ایمان گھبرا گئی۔

اس نے فوراً اشارہ کیا کہ آہستہ بولے۔

"عامر... پلیز، آواز نیچی رکھو۔ امی سن لیں گی۔"

مگر عامر جیسے اپنے غصے پر قابو کھو چکا تھا۔

"کہاں ہیں تمہارے وہ فرمانبردار بھائی؟"

"! جنہیں اپنی ماں کی اتنی فکر تھی"

NOVEL-E-MEHAR

اس کے لہجے میں طنز بھی تھا اور بے بسی بھی۔

ایمان نے نم آنکھوں سے جواب دیا،

"...مجھے نہیں معلوم"

"میں نے کئی بار فون کیا، مگر سب کے موبائل بند ہیں۔"

عامر نے غصے میں دیوار پر مکہ مارا۔

"!مجھے کسی بہانے سے مطلب نہیں"

"میرے دولاکھ روپے علاج پر لگ گئے ہیں۔"

"!کسی بھی طرح ان لوگوں کو ڈھونڈو۔ مجھے میرے پیسے واپس چاہئیں"

یہ کہتے ہوئے وہ بے اختیار چلانے لگا۔

کمرے کے اندر بستر پر لیٹی ایمان کی والدہ ایک ایک لفظ سن چکی تھیں۔

NOVEL-E-MEHAR

ہر جملہ ان کے دل پر تیر کی طرح لگ رہا تھا۔

ان کی آنکھوں سے آنسو خاموشی سے بہنے لگے۔

کچھ لمحوں بعد وہ آہستہ آہستہ اٹھیں۔

کانپتے قدموں سے باہر آئیں۔

اپنے ہاتھوں میں پہنی ہوئی سونے کی چوڑیاں، انگوٹھی اور کنگن ایک ایک کر کے اتارنے لگیں۔

عامر اور ایمان حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

انہوں نے لرزتے ہاتھوں سے زیورات عامر کی طرف بڑھادیے۔

"...بیٹا"

"یہ رکھ لو۔"

"شاید ان سے تمہارے پیسے پورے ہو جائیں۔"

ان کی آواز لرز رہی تھی۔

"ایک ماں اپنی اولاد پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔"

یہ کہتے کہتے ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

عامر چند لمحوں کے لیے ساکت رہ گیا۔

...اس کے ہاتھ آگے تو بڑھ گئے

مگر ضمیر جیسے پیچھے رہ گیا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ دولت کس کام کی جو ماں کے آنسوؤں کی قیمت پر حاصل ہو، اور وہ اولاد کس کام کی جس کے سامنے ماں خود کو بوجھ محسوس کرنے لگے۔

☆ ☆ ☆

...ادھر

ارحم شام کو حسبِ معمول دفتر سے گھر واپس آیا۔

جیسے ہی اندر داخل ہوا، اس نے دیکھا کہ آمنہ بیگم خاموش بیٹھی ہیں، مگر ان کے چہرے پر ناراضی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

ارحم نے بیگ ایک طرف رکھا اور ان کے قریب بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا امی؟"

Posted on www.novelemehar.online

"آپ اتنی ناراض کیوں ہیں؟"

آمنہ بیگم نے سیدھا اس کی طرف دیکھا۔

"!آج بہت ہو گیا، ارحم"

"آج تم میرے ساتھ لڑکی دیکھنے چلو گے۔"

ارحم نے بے بسی سے ماتھا پکڑ لیا۔

"امی... پھر وہی بات؟"

"میں نے کہا تھا نا، ابھی مجھے شادی نہیں کرنی۔"

مگر آج آمنہ بیگم نے بھی فیصلہ کر لیا تھا۔

انہوں نے نم آنکھوں سے کہا،

"...ارحم"

"...اگر آج بھی تم نے میری بات نہ مانی"

"تو اپنی ماں کا مرا ہوا منہ دیکھنا۔"

یہ الفاظ سن کر ارحم کے دل پر جیسے کسی نے چھری چلا دی۔

وہ فوراً گھبرا کر ان کے قریب آ گیا۔

"امی... خدا کے لیے ایسی باتیں نہ کریں۔"

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔"

NOVEL-E-MEHAR

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے شکست خوردہ لہجے میں کہا،

"...ٹھیک ہے امی"

"میں چلوں گا۔"

آمنہ بیگم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

کچھ ہی دیر بعد دونوں لڑکی والوں کے گھر روانہ ہو گئے۔

☆ ☆ ☆

...وقت

کبھی کسی کا انتظار نہیں کرتا۔

وہ خاموشی سے گزرتا رہتا ہے۔

...کچھ مہینے گزرے

NOVEL-E-MEHAR

اور آخر کار آمنہ بیگم کی مسلسل خواہش اور اصرار کے آگے ارحم نے سر جھکا دیا۔

سادگی سے اس کی شادی ہو گئی۔

شروع کے چند دن سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔

مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حقیقت سامنے آنے لگی۔

ارحم صبح سویرے دفتر چلا جاتا۔

اس کے جاتے ہی اس کی بیوی اپنا اصل رویہ دکھانا شروع کر دیتی۔

وہ گھر کا ایک ایک کام آمنہ بیگم سے کرواتی۔

Posted on www.novelemehar.online

... جھاڑو

... برتن

... کپڑے

... کھانا

حتیٰ کہ اپنی معمولی ضروریات بھی وہ انہی سے پوری کرواتی۔

اگر کبھی آمنہ بیگم تھکن کی وجہ سے ذرا سی دیر کر دیتیں تو وہ سخت لہجے میں بات کرتی۔

اور جب انہیں محسوس ہوتا کہ آمنہ بیگم ارحم سے شکایت کر سکتی ہیں تو فوراً دھمکی دیتی،

"...اگر ارحم کو کچھ بتایا"

"تو میں بھی عامر کی طرح اسے چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔"

یہ سنتے ہی آمنہ بیگم خاموش ہو جاتیں۔

وہ پہلے ہی ایک بیٹے کی جدائی کا دکھ سہہ چکی تھیں۔

اب دوسرے بیٹے کو بھی کھونا نہیں چاہتی تھیں۔

اسی خوف نے ان کی زبان پر خاموشی کی مہر لگا دی تھی۔

...وہ ہر ظلم سہہ لیتیں

مگر اپنے بیٹے کے گھر کو بکھرتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی تھیں۔

اکثر رات کو سب کے سونے کے بعد وہ خاموشی سے جائے نماز بچھاتیں، اپنے رب کے حضور ہاتھ اٹھاتیں اور صرف ایک دعا کرتیں،

NOVEL-E-MEHAR

"یااللہ... میرے بچوں کے دلوں میں محبت پیدا فرما، اور میرے حصے کی ہر تکلیف مجھے ہی دے دے، میرے بچوں کو سکون عطا فرما۔"

ان کے آنسو خاموشی سے جائے نماز پر گرتے رہتے، مگر لبوں پر کبھی کسی کے خلاف شکایت نہ آتی۔

ماں وہ واحد ہستی ہے جو اپنی خوشیاں قربان کر دیتی ہے، مگر اپنی اولاد کے چہروں سے مسکراہٹ نہیں چھننے دیتی۔

جس گھر میں بزرگوں کی عزت ختم ہو جائے، وہاں سے برکت بھی آہستہ آہستہ رخصت ہو جاتی ہے۔ اور جس دل سے ماں کی دعا نکل جائے، دنیا کی کوئی کامیابی اس کمی کو پورا نہیں کر سکتی۔

★★★

ایمان خاموش بیٹھی تھی۔

چہرے پر پچھتاوے کی گہری لکیریں تھیں۔ عامر کے رویّے نے اسے اندر سے توڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہ بار بار اپنی ماں سے معافی مانگ رہی تھی۔

"امی... عامر کی باتوں کا برا مت مانیے گا، میں آپ سے معذرت کرتی ہوں۔"

اس کی آواز شرمندگی سے بھر گئی تھی۔

ایمان کی ماں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور گہرا سانس لیا۔

Posted on www.novelemehar.online

"...بیٹی"

"کبھی کبھی اللہ انسان کو اسی راستے سے آزماتا ہے، جس راستے سے وہ دوسروں کو گزارتا ہے۔"

وہ چند لمحے خاموش رہیں، پھر دھیرے سے بولیں،

"یہ مکافاتِ عمل ہے، ایمان۔"

"تم نے اپنی ساس کے ساتھ جو رویہ رکھا تھا، آج قدرت نے وہی منظر تمہیں تمہاری اپنی ماں کے ساتھ دکھا دیا۔"

NOVEL-E-MEHAR

یہ الفاظ ایمان کے دل میں تیر کی طرح اتر گئے۔

اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"نہیں امی... ایسا مت کہیں۔"

Posted on www.novelemehar.online

مگر اس کا دل جانتا تھا کہ اس کی ماں غلط نہیں کہہ رہیں۔

وہ خاموشی سے نظریں جھکا کر بیٹھ گئی۔

کبھی کبھی انسان کو اپنی غلطیوں کا احساس دوسروں کے درد سے ہوتا ہے۔

اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

ایمان نے دروازہ کھولا تو سامنے اس کا بڑا بھائی کھڑا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کی حالت انتہائی خستہ تھی۔

کپڑے بکھرے ہوئے، بال پریشان اور آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں۔

وہ اندر آیا اور سیدھا اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

Posted on www.novelemehar.online

"...امی"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دیں۔"

"میں نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا تھا، شاید اسی کی سزا اللہ نے مجھے دی ہے۔"

NOVEL-E-MEHAR

وہ بچوں کی طرح رونے لگا۔

"میرا بیٹا... گم ہو گیا ہے۔"

"میں نے آپ کا دل دکھایا تھا، اسی لیے آج میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔"

"امی... پلیز مجھے معاف کر دیں، اور میرے ساتھ گھر چلیں۔"

ایک ماں آخر کب تک ناراض رہ سکتی ہے؟

انہوں نے بیٹے کے آنسو پونچھے، اسے سینے سے لگالیا اور خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گئیں۔

...ادھر

عائشہ کی زندگی معمول کے مطابق چل رہی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ ہر روز اسکول جاتی، پوری لگن سے بچوں کو پڑھاتی اور اپنی صحت کا بھی خاص خیال رکھتی۔

اس کے وجود میں پلنے والی ننھی سی جان اب اس کے جینے کی واحد وجہ بن چکی تھی۔

مگر آزمائشیں ابھی ختم نہیں ہوئی تھیں۔

Posted on www.novelemehar.online

اس رات موسم غیر معمولی حد تک خاموش تھا۔

عائشہ بستر پر لیٹی تھی، مگر نہ جانے کیوں اسے اپنا بستر بھی کانٹوں کی سیج محسوس ہو رہا تھا۔

...اچانک

باہر کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ آہستہ سے اٹھ کر دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔

چند سائے گھر کے اندر داخل ہو چکے تھے۔

...چور

Posted on www.novelemehar.online

وہ خوف سے کانپ رہی تھی۔

...نہ شور مچا سکتی تھی

نہ باہر نکل سکتی تھی۔

وہ صرف بے بسی سے دیکھتی رہی۔

چند ہی لمحوں میں گھر کا قیمتی سامان سمیٹا گیا اور وہ لوگ اندھیرے میں غائب ہو گئے۔

NOVEL-E-MEHAR

دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تو عائشہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"...یااللہ"

Posted on www.novelemehar.online

"میری آزمائشیں آخر کب ختم ہوں گی؟"

اس کے پاس شکایت کرنے کے لیے کوئی انسان نہیں تھا۔

صرف اس کا رب تھا، جو اس کی خاموش سسکیاں بھی سن رہا تھا۔

اگلی صبح یہ خبر اس کے والدین تک بھی پہنچ گئی۔

وہ فوراً اُس کے گھر آئے۔

NOVEL-E-MEHAR

ماجد صاحب نے ادھر اُدھر بکھرا سامان دیکھا اور گہرا سانس لیا۔

"...بیٹا"

"میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ ہمارے ساتھ چل جاؤ، مگر تم نے میری بات نہیں مانی۔"

Posted on www.novelemehar.online

اس بار عائشہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ماجد صاحب اور شفقت بیگم بھی اس کے پیچھے آ گئے۔

شفقت بیگم نے نرمی سے کہا،

"اگر تم ہمارے ساتھ نہیں آنا چاہتیں تو کوئی بات نہیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

"ہم نے تمہارے گھر کے باہر سیکیورٹی گارڈز کھڑے کر دیے ہیں، تاکہ تم محفوظ رہو۔"

عائشہ نے سرد لہجے میں جواب دیا،

"مجھے آپ لوگوں کے کسی احسان کی ضرورت نہیں۔"

Posted on www.novelemehar.online

ماجد صاحب نے خاموشی سے اپنی جیب سے ایک چیک نکالا، اس پر دستخط کیے اور میز پر رکھ دیا۔

"اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو لے لینا۔"

ان کے لہجے میں ہمیشہ کی طرح رعب تھا۔

عائشہ کی آنکھوں میں برسوں کا درد اتر آیا۔

NOVEL-E-MEHAR

"کس چیز کا غرور ہے آپ کو؟"

"...آپ نے مجھ سے میری محبت چھین لی"

"...میری زندگی کے فیصلے مجھ سے پوچھے بغیر کیے"

"اور آج مجھ پر احسان جتا رہے ہیں؟"

Posted on www.novelemehar.online

اس نے غصے سے چیک اٹھایا اور سب کے سامنے پھاڑ دیا۔

پھر وہ سامان بھی دروازے کے باہر رکھ دیا جو وہ لوگ اس کے لیے لائے تھے۔

"مجھے کسی کی خیرات نہیں چاہیے۔"

"...آپ لوگ جا سکتے ہیں"

"اور اپنے اشاروں پر چلنے والے یہ گارڈ بھی ساتھ لے جائیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

ماجد صاحب چند لمحے خاموش کھڑے رہے۔

ان کے پاس آج اپنی بیٹی کے کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔

آخر کار وہ خاموشی سے واپس چلے گئے۔

Posted on www.novelemehar.online

گھر پھر ایک بار تنہائی میں ڈوب گیا۔

کچھ دیر بعد عائشہ کا فون بجا۔

اسکرین پر سارہ کا نام جگمگا رہا تھا۔

"!السلام علیکم، عائشہ"

NOVEL-E-MEHAR

"وعلیکم السلام، سارہ۔"

"بات سنو، سعودی عرب میں ایک ہوٹل میں اسٹاف کی ویکینسی آئی ہے۔"

"مجھے لگا تمہیں ضرور بتانا چاہیے۔"

عائشہ چونک گئی۔

"لیکن... میں وہاں جا کر کیا کروں گی؟"

سارہ نے فوراً جواب دیا،

"زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔"

"فرنٹ ڈیسک پر آرڈرز لینا ہوں گے اور شیف تک آرڈر پہنچانا ہوگا۔"

"تنخواہ بھی اچھی ہے، تقریباً دو ہزار ریال ماہانہ۔"

NOVEL-E-MEHAR

"رہائش اور دوسری سہولیات بھی مل جائیں گی۔"

عائشہ کچھ لمحے خاموش رہی۔

پھر دھیرے سے بولی،

"اچھا... مجھے بتاؤ، اپلائی کیسے کرنا ہے؟"

سارہ نے اسے کمپنی کی ای میل آئی ڈی دی اور تمام طریقہ سمجھا دیا۔

اسی دن عائشہ نے اپنی تعلیمی اسناد، تجربہ اور ضروری معلومات ای میل کے ذریعے بھیج دیں۔

میل سینڈ کرنے کے بعد اس نے گہرا سانس لیا۔

اب اس کی نظریں صرف ایک جواب کی منتظر تھیں۔

NOVEL-E-MEHAR

شاید زندگی اسے ایک نئی شروعات کا موقع دینے والی تھی۔

★★★

صبح کے نو بج رہے تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

ارحم آئینے کے سامنے کھڑا دفتر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ دوسری طرف حرا نے ناشتے کی میز سجا دی تھی۔ چائے کی خوشبو پورے گھر میں پھیل رہی تھی، مگر اس خوشبو میں اپنائیت کی وہ مٹھاس نہ تھی جو کبھی اس گھر کا حصہ ہوا کرتی تھی۔

"ناشتہ تیار ہے۔"

حرا نے رسمی لہجے میں آواز دی۔

ارحم خاموشی سے باہر آیا، کرسی کھینچ کر بیٹھا، چند نوالے کھائے اور جلدی سے دفتر کے لیے نکل گیا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تو حرا کے چہرے کا رنگ یکسر بدل گیا۔

NOVEL-E-MEHAR

چند ہی لمحوں میں وہ تیز قدموں سے آمنہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"!اے بڑھیا... اُٹھ اور گھر کا کام کر"

اس کی آواز میں احترام کا نام و نشان تک نہ تھا۔

آمنہ بیگم نے کمزوری سے آنکھیں کھولیں۔

"بیٹا...آج تم کام کرلو۔"

"روز تو میں ہی کرتی ہوں، مگر آج طبیعت بہت خراب ہے۔"

انہوں نے مشکل سے اتنا کہا ہی تھا کہ حرا غصے سے بول اٹھی،

"!طبیعت خراب نہیں، بہانے بنا رہی ہو"

NOVEL-E-MEHAR

"سارا دن ڈرامے کرتی رہتی ہو۔"

...ادھر

ارحم ابھی گلی کے نکڑ تک ہی پہنچا تھا کہ اچانک اسے یاد آیا، وہ اپنا موبائل گھر ہی بھول آیا ہے۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ فوراً واپس مڑا۔

جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، اسے حرا کی بلند آواز سنائی دی۔

"!اے بڑھیا! جلدی ہاتھ چلاؤ"

ارحم کے قدم وہیں رک گئے۔

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ خاموشی سے کمرے کی طرف بڑھا۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

اس کی بوڑھی ماں کمزوری کے باوجود کھڑی تھی، جبکہ حرا اس پر مسلسل چیخ رہی تھی۔

ایک لمحے کے لیے ارحم کے اندر برسوں سے دبا ہوا غصہ پھٹ پڑا۔

"حرا...!!"

اس کی دھاڑ پورے گھر میں گونج اٹھی۔

حرا گھبرا کر پلٹی۔

ارحم سیدھا اپنی ماں کے پاس گیا اور انہیں سہارا دے کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

NOVEL-E-MEHAR

آمنہ بیگم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں، مگر آواز ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

حرا نے گھبرا کر وضاحت دینی چاہی۔

"...وہ...میری بات سنیں"

مگر ارحم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کر دیا۔

اس کی آواز غیر معمولی طور پر پر سکون تھی، مگر اس پر سکونی میں شدید غصہ چھپا ہوا تھا۔

"...میں، ارحم شہریار"

NOVEL-E-MEHAR

"...اپنے پورے ہوش و حواس میں"

"تمہیں طلاق دیتا ہوں۔"

حرا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"...ارحم، پلیز میری بات سنو"

مگر ارحم کی آواز دوبارہ گونجی۔

"...طلاق دیتا ہوں"

"طلاق دیتا ہوں۔"

یہ الفاظ سنتے ہی حرا کے قدموں تلے زمین نکل گئی۔

آمنہ بیگم نے فوراً بیٹے کا بازو پکڑنے کی کوشش کی۔

NOVEL-E-MEHAR

"...نہیں بیٹا"

مگر ان کی آواز ادھوری رہ گئی۔

اچانک ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں۔

"امی...!!"

ارحم گھبرا کر ان کے قریب بیٹھ گیا۔

اس نے فوراً انہیں اٹھایا اور غصے سے حرا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا،

"میں امی کو اسپتال لے جا رہا ہوں۔"

"...جب واپس آؤں"

NOVEL-E-MEHAR

"تو تم مجھے اس گھر میں نظر نہیں آنی چاہیے۔"

اس کی آواز میں ایسا فیصلہ تھا جسے کوئی بدل نہیں سکتا تھا۔

وہ اپنی ماں کو اٹھائے تیزی سے گھر سے نکل گیا۔

Posted on www.novelemehar.online

گھر میں صرف حرا رہ گئی۔

...خاموش

...ٹوٹ چکی

پچھتاوے میں ڈوبی ہوئی۔

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔

وہ بار بار خود سے یہی کہہ رہی تھی،

"...کاش"

"کاش میں نے ان کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا ہوتا۔"

NOVEL-E-MEHAR

"آج میرے ماتھے پر طلاق کا داغ نہ ہوتا۔"

وہ روتی ہوئی اپنے میکے پہنچ گئی۔

اپنے والد کے سامنے سارا واقعہ سنا دیا۔

اس کے والد غصے سے کانپ اٹھے۔

انہوں نے سخت لہجے میں کہا،

NOVEL-E-MEHAR

"...جو لڑکی اپنی ساس کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتی ہے"

"وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گی، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔"

"آج سے میرا تم سے ہر رشتہ ختم۔"

Posted on www.novelemehar.online

یہ سن کر حرا کے پاؤں لڑکھڑا گئے۔

...ایک ہی دن میں اس سے سسرال بھی چھن گیا

اور میکہ بھی۔

جو انسان دوسروں کے لیے کانٹے بوتا ہے، اکثر سب سے پہلے انہی کانٹوں پر خود چلتا ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

ارحم اپنی ماں کو اسپتال لے آیا۔

ڈاکٹروں نے فوری علاج شروع کر دیا۔

کافی دیر بعد ان کی طبیعت کچھ سنبھلی۔

اسی اسپتال میں اتفاقاً ایمان بھی داخل تھی۔

اس کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی، اس لیے عامر اسے اسپتال لے آیا تھا۔

وہیں اسے معلوم ہوا کہ آمنہ بیگم بھی اسی اسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

عامر کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔

پھر دھیرے سے ایمان کے قریب آیا۔

"...ایمان"

"امی بھی اسی اسپتال میں ہیں۔"

"چلو...ان سے معافی مانگ لیتے ہیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

اس کے لہجے میں پہلی بار غرور نہیں، شرمندگی تھی۔

آنکھوں میں نمی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

ایمان نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا۔

پھر سرد لہجے میں بولی،

"کوئی ضرورت نہیں۔"

"چلو یہاں سے۔"

"ہمیں کسی سے نہیں ملنا۔"

اس نے عامر کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے چلی گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

عامر ایک بار مڑ کر وارڈ کی طرف ضرور دیکھتا رہا...

مگر ہمت نہ کر سکا۔

معافی مانگنے میں صرف زبان نہیں، ٹوٹا ہوا غرور بھی چاہیے ہوتا ہے۔

کچھ دن بعد آمنہ بیگم کو اسپتال سے چھٹی مل گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

ارحم انہیں احتیاط سے گھر لے آیا۔

انہوں نے سہارا دے کر بستر پر بٹھایا اور لحاف درست کیا۔

"امی..."

Posted on www.novelemehar.online

"اب آپ صرف آرام کریں۔"

"باقی سب میں دیکھ لوں گا۔"

آمنہ بیگم کی آنکھیں بھر آئیں۔

ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

"...بیٹا"

"...میری وجہ سے"

"تمہاری زندگی برباد ہو گئی۔"

یہ کہتے ہوئے ان کے آنسو بہنے لگے۔

NOVEL-E-MEHAR

ارحم فوراً ان کے قریب بیٹھ گیا۔

اس نے محبت سے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔

"...نہیں امی"

"ایسا کبھی مت کہیے۔"

"آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔"

NOVEL-E-MEHAR

"جو میری قسمت میں لکھا تھا، وہ ہو کر رہا۔"

"آپ میری زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہیں، بوجھ نہیں۔"

آمنہ بیگم خاموشی سے اپنے بیٹے کو دیکھتی رہ گئیں۔

...ان کی آنکھوں میں فخر بھی تھا

اور دعا بھی۔

ارحم آہستہ سے اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

...اس کے چہرے پر سکون تھا

مگر دل کے اندر نہ جانے کتنے طوفان برپا تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

آمنہ بیگم نے دوا کھائی، آنکھیں بند کیں اور خاموشی سے اپنے رب سے اپنے بیٹے کی خوشیوں کی دعا مانگنے لگیں۔

ماں کی دعا وہ سایہ ہے جو انسان کو ٹوٹنے نہیں دیتا، چاہے زندگی کتنی ہی سخت دھوپ کیوں نہ بن جائے۔

★★★

باب پنجم

Posted on www.novelemehar.online

حرا بے مقصد سڑک پر چلی جا رہی تھی۔

آنکھیں مسلسل رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں، چہرے پر بے بسی کے سائے تھے اور قدموں میں منزل کا کوئی احساس نہ تھا۔ نہ اس کے پاس رہنے کی جگہ تھی، نہ ہی کوئی اپنا جس کے پاس جا سکتی۔

زندگی نے ایک ہی دن میں اس سے سب کچھ چھین لیا تھا۔

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی کہ اچانک چند نشے میں دھت آدموں نے اس کا راستہ روک لیا۔

NOVEL-E-MEHAR

ان کی نظریں حرا پر جمی ہوئی تھیں اور چہروں پر گھناؤنی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

"ارے حسینہ... کہاں جا رہی ہو؟"

"آؤ... ہم چھوڑ دیتے ہیں۔"

ایک شخص نے مکروہ انداز میں کہا۔

Posted on www.novelemehar.online

حرا کا دل خوف سے لرز اٹھا۔

اس نے فوراً اپنی چادر کو مزید مضبوطی سے لپیٹا اور بنا کچھ کہے وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

پیچھے سے قہقہوں کی آوازیں گونجیں۔

"پکڑو اسے!"

چند ہی لمحوں میں وہ سب اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

حرا اپنی پوری طاقت سے بھاگ رہی تھی۔

اس کی سانسیں پھول چکی تھیں۔

قدم لڑکھڑا رہے تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

دل صرف ایک ہی دعا مانگ رہا تھا۔

"یا اللہ... مجھے بچا لے۔"

... مگر اچانک

اس کا پاؤں سڑک پر پڑے ایک پتھر سے ٹکرایا۔

وہ زور سے زمین پر گری۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کے ہاتھ اور گھٹنے چھل گئے۔

اٹھنے کی کوشش کی، مگر اس سے پہلے ہی وہ لوگ اس تک پہنچ چکے تھے۔

پانچوں آدمیوں کے چہروں پر درندگی صاف نظر آ رہی تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

پورا علاقہ ان کے نام سے خوفزدہ رہتا تھا۔

لوگ تو کیا، پولیس بھی ان سے الجھنے سے کتراتی تھی۔

وہ زبردستی حرا کو ایک پرانی عمارت میں لے گئے۔

یہ ایک بدنام کوٹھا تھا۔

اندر مختلف عمر کی لڑکیاں موجود تھیں۔

NOVEL-E-MEHAR

کسی کے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ تھی، تو کسی کی آنکھوں میں برسوں کی بے بسی۔

حرا کو زمین پر دھکا دے کر گرا دیا گیا۔

کچھ لڑکیاں اسے دیکھ کر ہنسنے لگیں۔

Posted on www.novelemehar.online

اتنے میں وہاں کی مالکن اندر داخل ہوئی۔

اس نے ایک نظر حرا کو دیکھا، پھر ملازماؤں کو حکم دیا،

"اسے تیار کرو۔"

چند لڑکیاں حرا کو زبردستی ایک کمرے میں لے گئیں۔

وہ مسلسل مزاحمت کرتی رہی، مگر کسی نے اس کی ایک نہ سنی۔

NOVEL-E-MEHAR

اسے زبردستی تیار کیا گیا۔

چہرے پر میک اپ کیا گیا۔

رنگ برنگے کپڑے پہنائے گئے۔

Posted on www.novelemehar.online

آئینے میں خود کو دیکھ کر حرا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

یہ وہ زندگی نہیں تھی جس کا اس نے کبھی تصور بھی کیا تھا۔

کچھ دیر بعد مالکن دوبارہ کمرے میں آئی۔

"واہ..."

"بڑی خوبصورت لگ رہی ہو۔"

NOVEL-E-MEHAR

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر سرد لہجے میں بولی،

"آج رات محفل ہے۔"

"تمہیں صرف رقص کرنا ہے۔"

"...اگر کوئی ہوشیاری دکھائی"

تو انجام اچھا نہیں ہو گا۔

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

حرا کانپتے قدموں سے کھڑکی کے قریب گئی۔

نیچے جھانکا۔

یہ عمارت کافی اونچی تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

...وہ جانتی تھی

اگر یہاں سے چھلانگ لگائی تو شاید زندہ نہ بچے۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔

آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"...یااللہ"

NOVEL-E-MEHAR

"میں نے زندگی میں بہت غلطیاں کیں۔"

"مگر میری عزت میرے مرنے کے بعد بھی سلامت رہے۔"

...اگلے ہی لمحے

Posted on www.novelemehar.online

ایک وجود کھڑکی سے نیچے گر چکا تھا۔

چند لمحوں میں سب کچھ ختم ہو گیا۔

بعض فیصلے ایک لمحے میں ہوتے ہیں، مگر ان تک پہنچنے کے لیے انسان برسوں ٹوٹتا رہتا ہے۔

★★★

...ادھر

NOVEL-E-MEHAR

عائشہ صبح سے طبیعت میں عجیب سی بے چینی محسوس کر رہی تھی۔

پیٹ میں ہلکا ہلکا درد تھا، مگر اس نے اسے معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیا۔

وہ گھر کے معمول کے کاموں میں مصروف تھی کہ اچانک دروازے پر زور کی دستک ہوئی۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے شیر جمال کھڑا تھا۔

کسی پرانے دوست نے اس کی ضمانت کروادی تھی اور وہ جیل سے واپس آچکا تھا۔

عائشہ کا چہرہ ایک دم زرد پڑ گیا۔

وہ کچھ کہتی، اس سے پہلے ہی شیر جمال نے اسے زور سے دھکا دیا۔

"!ہٹ میرے راستے سے"

عائشہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی۔

وہ زور سے زمین پر گری۔

اس کے پیٹ میں شدید درد اٹھا۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے بے اختیار اپنا پیٹ تھام لیا۔

چہرے پر پسینہ اور آنکھوں میں اذیت صاف جھلک رہی تھی۔

کسی طرح خود کو سنبھالتی ہوئی گھر سے باہر نکلی۔

بمشکل ایک رکشہ ملا۔

وہ اس میں بیٹھتے ہی درد سے کراہ اٹھی۔

NOVEL-E-MEHAR

رکشے میں بیٹھی ایک عمر رسیدہ خاتون نے فوراً اسے سہارا دیا۔

"بیٹی... ہمت کرو۔"

"بس تھوڑی دیر میں اسپتال پہنچ جائیں گے۔"

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ جواب بھی نہ دے سکی۔

درد ہر لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔

خاتون نے رکشے والے سے کہا،

"بھائی! جلدی چلاؤ، بچی کی حالت ٹھیک نہیں۔"

چند ہی منٹوں میں وہ اسپتال پہنچ گئے۔

NOVEL-E-MEHAR

ڈاکٹروں نے فوراً علاج شروع کر دیا۔

ہوش آنے کے بعد عائشہ نے کانپتے ہاتھوں سے سارہ کو فون کیا۔

سارہ سب کچھ چھوڑ کر فوراً اسپتال پہنچ گئی۔

اس نے ایک لمحے کے لیے بھی عائشہ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

ہسپتال کے تمام اخراجات اس نے خود ادا کیے، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت عائشہ کے پاس اتنی رقم نہیں تھی۔

کئی گھنٹے گزرنے کے بعد عائشہ کی طبیعت کچھ سنبھلی۔

اس نے سارہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا،

"تم گھر چلی جاؤ۔"

NOVEL-E-MEHAR

"میں اب ٹھیک ہوں۔"

سارہ پہلے تو ماننے کو تیار نہ ہوئی، مگر عائشہ کے بہت اصرار پر وہ جانے کے لیے راضی ہو گئی۔

جاتے ہوئے اس نے ایک لفافہ عائشہ کے ہاتھ میں دیا۔

Posted on www.novelemehar.online

"اس میں کچھ پیسے ہیں۔"

"ضرورت پڑے تو استعمال کر لینا۔"

"اور میں شام تک دوبارہ آجاؤں گی۔"

سارہ کے جاتے ہی ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

انہوں نے عائشہ کی فائل دیکھی اور نرمی سے پوچھا،

"اب کیسا محسوس ہو رہا ہے؟"

عائشہ نے کمزور آواز میں جواب دیا،

"...پہلے سے بہتر ہوں"

"لیکن ابھی بھی بہت درد ہے۔"

پھر اس کی نظریں ڈاکٹر کے چہرے پر جم گئیں۔

لب کانپے۔

"میرا... بچہ؟"

ڈاکٹر چند لمحے خاموش رہیں۔

پھر آہستہ سے بولیں،

"... ہمیں افسوس ہے"

"ہم آپ کے بچے کو نہیں بچا سکے۔"

NOVEL-E-MEHAR

یہ الفاظ سنتے ہی جیسے عائشہ کی پوری دنیا اجڑ گئی۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اس کے دل کا آخری سہارا بھی چھن چکا تھا۔

اسی دوران وہی عمر رسیدہ خاتون کمرے میں آئیں۔

انہوں نے عائشہ کو سینے سے لگایا اور مسلسل دلاسہ دیتی رہیں۔

NOVEL-E-MEHAR

مگر اس وقت کوئی بھی لفظ عائشہ کے زخموں پر مرہم نہیں رکھ سکتا تھا۔

کچھ دیر بعد عائشہ اچانک اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ تیزی سے اسپتال سے باہر نکل گئی۔

خاتون اسے آوازیں دیتی رہیں،

"!بیٹی...رکو"

مگر وہ نہ رکی۔

وہ سیدھا گھر پہنچی۔

...اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں

صرف انتقام تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر میز پر رکھی چھری پر پڑی۔

اس نے بغیر کچھ سوچے وہ اٹھالی۔

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

شیر جمال ابھی کمرے میں موجود تھا۔

عائشہ اس کے سامنے جا کر رک گئی۔

اس کی آواز درد سے کانپ رہی تھی۔

"...تمہاری وجہ سے"

"میرا بچہ مجھ سے چھن گیا۔"

NOVEL-E-MEHAR

اتنا کہہ کر اس نے غصے میں چھری اس کے سینے میں گھونپ دی۔

شیر جمال لڑکھڑایا۔

چند لمحوں بعد زمین پر گر گیا۔

Posted on www.novelemehar.online

اس کی سانسیں ہمیشہ کے لیے رک چکی تھیں۔

عائشہ وہیں بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔

...اس کے چہرے پر نہ خوشی تھی، نہ سکون

صرف ایک گہری خاموشی تھی۔

اگلی صبح شیر جمال کے گھر والے جمع ہو گئے۔

NOVEL-E-MEHAR

سب اس کی اچانک موت پر حیران تھے۔

کسی نے عائشہ سے پوچھا،

"یہ سب کیسے ہوا؟"

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ نے اپنے آنسو پونچھے اور پر سکون لہجے میں کہا،

"...مجھے کچھ معلوم نہیں"

"رات ان کے چند دوست آئے تھے۔"

"میں تھوڑی دیر کے لیے مارکیٹ گئی تھی۔"

"واپس آئی تو یہ اسی حالت میں پڑے تھے۔"

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔

...اس کے دل میں اٹھنے والا طوفان

صرف وہ خود اور اس کا رب جانتے تھے۔

★★★

NOVEL-E-MEHAR
Posted on www.novelemehar.online

عائشہ اپنے کمرے میں خاموش بیٹھی تھی۔

کمرے میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔ کھڑکی سے آتی ہلکی ہلکی ہوا پردوں کو ہلا رہی تھی، مگر اس کے اندر برپا طوفان کو کوئی سکون نہیں دے پا رہی تھی۔ وہ بے اختیار اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتی، پھر نظریں جھکا لیتی۔ ہر لمحہ اسے اپنے کھوئے ہوئے بچے کی یاد ستا رہی تھی۔

اسی دوران دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"جی... آجائیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

عائشہ نے مدھم آواز میں کہا۔

دروازہ کھلا اور سارہ اندر داخل ہوئی۔

عائشہ نے اسے دیکھتے ہی ایک ہلکی سی مسکراہٹ دینے کی کوشش کی۔

"سارہ... آؤ۔"

Posted on www.novelemehar.online

سارہ خاموشی سے اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

کمرے میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔

آخرکار سارہ نے خاموشی توڑی۔

"...عائشہ"

"آج مجھے سب سچ سچ بتاؤ۔"

"آخر اُس رات کیا ہوا تھا؟"

عائشہ نے ایک گہرا سانس لیا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کی پلکیں بھیگ گئیں۔

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کپکپاتی آواز میں کہا،

"...اس شخص نے"

"میرے بچے کو مجھ سے چھین لیا۔"

"میرا بچہ... میری آنکھوں کے سامنے مجھ سے جدا ہو گیا۔"

NOVEL-E-MEHAR

وہ روتے ہوئے رک گئی۔

پھر ہمت کر کے بولی،

"اور... میں نے اسے قتل کر دیا۔"

Posted on www.novelemehar.online

کمرے میں ایک لمحے کے لیے مکمل خاموشی چھا گئی۔

سارہ نے آگے بڑھ کر عائشہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

"...جو شخص ایک ماں کی گود اجاڑ دے"

"وہ رحم کے قابل نہیں ہوتا۔"

"تم نے جو کیا... شاید اُس وقت تمہارا درد ہی تم سے یہ فیصلہ کروا گیا۔"

NOVEL-E-MEHAR

عائشہ خاموشی سے روتی رہی۔

اس کے آنسو جیسے برسوں کا بوجھ بہا رہے تھے۔

کچھ دیر بعد سارہ نے جان بوجھ کر موضوع بدل دیا۔

Posted on www.novelemehar.online

"...اچھا یہ بتاؤ"

"ہوٹل والوں کی طرف سے کوئی جواب آیا؟"

عائشہ نے میز پر رکھا لیپ ٹاپ کھولا۔

میل باکس اوپن کرتے ہی ایک نئی ای میل نمایاں ہوئی۔

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

کانپتے ہاتھوں سے اس نے میل کھولی۔

چند لمحے وہ سکرین کو دیکھتی رہی۔

پھر اچانک اس کی آنکھوں میں پہلی بار خوشی کی چمک آئی۔

Posted on www.novelemehar.online

"...سارہ"

"!میرا سلیکشن ہو گیا"

سارہ خوشی سے اچھل پڑی۔

"سچ؟"

"!الحمدللہ"

اس نے فوراً عائشہ کو گلے لگالیا۔

دونوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔

"...بس اب جلدی سے ویزا اور کال لیٹر آجائے"

Posted on www.novelemehar.online

"میں یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں گی۔"

عائشہ نے دور خلا میں دیکھتے ہوئے کہا۔

کبھی کبھی نئی منزلیں انسان کو نہیں ملتیں، بلکہ ٹوٹے ہوئے راستے خود اسے نئی منزل تک پہنچا دیتے ہیں۔

☆☆☆

شام کے تقریباً چھ بج رہے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

دروازے پر دستک ہوئی۔

عائشہ نے دروازہ کھولا تو سامنے ماجد صاحب اور شفقت بیگم کھڑے تھے۔

ان کے ہاتھوں میں پھل، کپڑے اور کچھ ضروری سامان تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ خاموشی سے ایک طرف ہٹ گئی۔

دونوں گھر کے اندر آ گئے۔

شفقت بیگم نے سامان ایک طرف رکھا، جبکہ ماجد صاحب دھیرے دھیرے عائشہ کے کمرے کی طرف بڑھے۔

چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر ماجد صاحب نے سنجیدہ لہجے میں کہا،

NOVEL-E-MEHAR

"...ہم جانتے ہیں"

"شیر جمال کا قتل کس نے کیا ہے۔"

عائشہ نے فوراًاُن کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں نہ خوف تھا اور نہ پچھتاوا۔

"...ہاں"

"میں نے مارا ہے اسے۔"

"اپنے ہاتھوں سے۔"

"...اور اگر وقت دوبارہ پلٹ جائے"

NOVEL-E-MEHAR

"تب بھی میں یہی کرتی۔"

اس کی آواز بلند ہو گئی۔

"اس نے مجھ سے میری ہر خوشی چھین لی تھی۔"

Posted on www.novelemehar.online

"...میرا بچہ"

"...میری زندگی"

"وہ اسی انجام کا مستحق تھا۔"

یہ کہتے کہتے وہ زار و قطار رونے لگی۔

ماجد صاحب نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

NOVEL-E-MEHAR

"...بیٹا"

"جو ہونا تھا، ہو چکا۔"

"اب ہمارے ساتھ گھر چل جاؤ۔"

Posted on www.novelemehar.online

"اکیلی کب تک یہ سب برداشت کرو گی؟"

عائشہ نے فوراً سر نفی میں ہلا دیا۔

"...نہیں"

"میں یہیں ٹھیک ہوں۔"

"اب مجھے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

وہ غصے اور دکھ کے ملے جلے احساسات کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔

ماجد صاحب خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

...شاید پہلی بار انہیں احساس ہوا تھا کہ زبردستی کیے گئے فیصلے صرف رشتے نہیں توڑتے

Posted on www.novelemehar.online

زندگیاں بھی بکھیر دیتے ہیں۔

☆☆☆

...ادھر

ارحم اپنے دفتر میں کام میں مصروف تھا۔

فائلوں کا ڈھیر اس کے سامنے رکھا تھا کہ اچانک اس کا فون بج اٹھا۔

NOVEL-E-MEHAR

سکرین پر یوسف کا نام جگمگا رہا تھا۔

ارحم نے فوراً کال اٹھائی۔

"!السلام علیکم، یوسف"

مگر دوسری طرف صرف سسکیوں کی آواز آ رہی تھی۔

"یوسف؟"

"کیا ہوا؟"

ارحم نے پریشانی سے پوچھا۔

کچھ لمحوں بعد یوسف نے روتے ہوئے کہا،

NOVEL-E-MEHAR

"...ارحم"

"امی جان... ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں۔"

یہ سنتے ہی ارحم خاموش ہو گیا۔

دل جیسے ایک لمحے کے لیے رک سا گیا۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے گہرا سانس لیا۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔"

"حوصلہ رکھو، یوسف۔"

"میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔"

ارحم فوراً دفتر سے نکلا اور سیدھا یوسف کے گھر پہنچ گیا۔

NOVEL-E-MEHAR

یوسف عائشہ کا دور کا رشتہ دار تھا۔

اسی لیے عائشہ بھی وہاں موجود تھی۔

گھر میں سوگ کا ماحول تھا۔

ہر طرف خاموشی، آہیں اور دعاؤں کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں۔

جنازے کا وقت آیا تو یوسف اپنی ماں کے جنازے سے لپٹ کر بچوں کی طرح روپڑا۔

...مگر موت وہ حقیقت ہے

جسے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

کچھ ہی دیر بعد تدفین مکمل ہو گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

لوگ آہستہ آہستہ واپس جانے لگے۔

ارحم بھی یوسف کے ساتھ گھر واپس آیا۔

جیسے ہی وہ صحن میں داخل ہوا، اچانک اس کی نظر سامنے کھڑی عائشہ پر پڑی۔

Posted on www.novelemehar.online

وقت جیسے ایک لمحے کے لیے تھم گیا۔

ارحم کی سانسیں رک سی گئیں۔

برسوں بعد اپنی پہلی محبت کو سامنے دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا۔

ادھر عائشہ نے بھی جیسے ہی پلٹ کر دیکھا، وہ بھی حیرت سے جم گئی۔

دونوں ایک دوسرے کو خاموشی سے دیکھتے رہے۔

ہزاروں باتیں تھیں...

مگر لفظ ایک بھی نہ تھا۔

اسی لمحے یوسف نے آکر ارحم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

Posted on www.novelemehar.online

"...ارحم"

"کہاں کھو گئے؟"

ارحم چونک کر حال میں واپس آیا۔

اس نے نظریں جھکا لیں۔

"...کچھ نہیں"

"...بس"

"پرانی کچھ یادیں یاد آ گئیں۔"

کچھ لوگ زندگی سے چلے جاتے ہیں، مگر دل سے کبھی نہیں جاتے۔ وقت فاصلے تو بڑھا دیتا ہے، مگر سچی محبت کی یادیں کبھی پرانی نہیں ہوتیں۔

NOVEL-E-MEHAR

☆☆☆

عائشہ کو خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔

یوسف کی والدہ کے جنازے سے واپس آنے کے بعد سے وہ کسی اور ہی دنیا میں کھو گئی تھی۔ نہ اسے بھوک محسوس ہو رہی تھی، نہ پیاس۔ کمرے میں مکمل خاموشی تھی، مگر اس کے دل میں یادوں کا شور برپا تھا۔

وہ کبھی کھڑکی سے باہر دیکھتی، کبھی نظریں جھکا لیتی۔

NOVEL-E-MEHAR

بار بار ارحم کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا۔

برسوں بعد اسے دیکھ کر ایسا لگا تھا جیسے وقت وہیں رک گیا ہو جہاں وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے تھے۔

مگر آج ارحم کی آنکھوں میں پہلے والی چمک نہیں تھی۔

...وہ بھی بہت تھکا ہوا

Posted on www.novelemehar.online

...بہت ٹوٹا ہوا

اور بہت اداس لگا تھا۔

"کیا وہ بھی میری طرح تکلیف میں ہے؟"

یہ سوال بار بار اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک موبائل کی گھنٹی بج اٹھی۔

NOVEL-E-MEHAR

اس نے چونک کر فون اٹھایا۔

اسکرین پر سارہ کا نام جگمگا رہا تھا۔

"!السلام علیکم"

Posted on www.novelemehar.online

"وعلیکم السلام، عائشہ۔ کیسی ہو؟"

ٹھیک ہوں..."اس نے بے دلی سے جواب دیا۔"

سارہ فوراً سمجھ گئی کہ کچھ تو بات ضرور ہے۔

"کیا ہوا؟ تمہاری آواز اتنی اُداس کیوں لگ رہی ہے؟"

عائشہ نے ایک گہرا سانس لیا اور آج کے سارے واقعات سارہ کو سنا ڈالے۔

NOVEL-E-MEHAR

کافی دیر تک دوسری طرف خاموشی رہی۔

پھر سارہ نے آہستہ سے کہا،

"یار... جب ارحم سامنے تھا تو تم نے اس سے بات کیوں نہیں کی؟"

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ نے افسردگی سے مسکرا کر جواب دیا،

"مجھے خود سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرتی۔"

"برسوں بعد اسے اچانک سامنے دیکھا تو جیسے سارے لفظ بھول گئی۔"

"...دل چاہ رہا تھا بہت کچھ کہوں"

"مگر زبان ساتھ ہی نہیں دے رہی تھی۔"

سارہ نے ہلکی سی سانس بھری۔

"اب افسوس کرنے سے کیا فائدہ؟"

"اب تو وقت گزر چکا ہے۔"

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

پھر کچھ سوچ کر بولی،

"...اور اگر اسے تمہاری زندگی کے بارے میں سب معلوم ہو گیا"

"پتہ نہیں وہ تمہیں قبول کرے گا بھی یا نہیں۔"

یہ الفاظ عائشہ کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگے۔

اس کی نظریں بے اختیار جھک گئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

سارہ نے مزید کہا،

"...اور ہو سکتا ہے"

"اس کی بھی شادی ہو چکی ہو۔"

Posted on www.novelemehar.online

"آخر ایک لڑکا ساری زندگی کسی کا انتظار تو نہیں کرتا۔"

عائشہ نے نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا۔

"...شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو"

اس کی آواز میں بے حد تھکن تھی۔

مزید چند لمحے دونوں خاموش رہیں۔

NOVEL-E-MEHAR

پھر دعاؤں کے ساتھ کال ختم ہو گئی۔

عائشہ نے فون ایک طرف رکھا اور خاموشی سے آنکھیں بند کر لیں۔

دل پھر بھی ارحم کے نام کی دھڑکنیں سن رہا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

کچھ ملاقاتیں چند لمحوں کی ہوتی ہیں، مگر ان کی بازگشت انسان برسوں اپنے دل میں سنتا رہتا ہے۔

☆ ☆ ☆

...دوسری طرف

ارحم کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔

گھر واپس آنے کے بعد سے وہ اپنے کمرے میں خاموش بیٹھا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کے سامنے کتاب کھلی تھی، مگر نظریں ایک ہی صفحے پر جمی ہوئی تھیں۔

وہ پڑھ کچھ نہیں رہا تھا۔

...اس کے ذہن میں صرف ایک چہرہ تھا

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ کا۔

وہ بار بار اس کی اداس آنکھوں کو یاد کر رہا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی نے اس سے اس کی ہر خوشی چھین لی ہو۔

باہر سے آمنہ بیگم کی آواز آئی۔

"!ارحم بیٹا"

"آجاؤ، کھانا تیار ہے۔"

ارحم نے کوئی جواب نہ دیا۔

کچھ دیر بعد پھر آواز آئی۔

NOVEL-E-MEHAR

"بیٹا... کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"

مگر وہ پھر بھی خاموش رہا۔

تیسری بار جب بھی جواب نہ آیا تو آمنہ بیگم خود اس کے کمرے میں آ گئیں۔

انہوں نے دروازہ کھولا تو دیکھا، ارحم خاموشی سے بیٹھا خلا میں دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

"...بیٹا"

"میں کب سے آوازیں دے رہی ہوں۔"

"کیا بات ہے؟"

Posted on www.novelemehar.online

"سب خیریت تو ہے؟"

انہوں نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

ارحم نے آہستہ سے سر اٹھایا۔

اس کی آنکھیں نم تھیں۔

"امی..."

NOVEL-E-MEHAR

"آج عائشہ ملی تھی۔"

آمنہ بیگم چونک گئیں۔

"کون عائشہ؟"

Posted on www.novelemehar.online

انہوں نے تجسس سے پوچھا۔

"...وہی"

"جسے میں کبھی بے حد چاہتا تھا۔"

"...امی"

"وہ بہت تکلیف میں تھی۔"

NOVEL-E-MEHAR

"ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی نے اسے اندر سے مکمل توڑ دیا ہو۔"

"اس کی آنکھوں میں برسوں کا درد تھا۔"

ارحم کی آواز بھرا گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

آمنہ بیگم خاموشی سے اپنے بیٹے کو دیکھتی رہیں۔

انہوں نے محسوس کیا کہ اتنے سال گزرنے کے باوجود ارحم کے دل میں عائشہ کی محبت آج بھی زندہ تھی۔

...اسی رات

ارحم تہجد کے وقت اٹھا۔

وضو کیا۔

NOVEL-E-MEHAR

جائے نماز بچھائی اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔

اس رات اس کی ہر دعا میں صرف ایک نام تھا۔

"...یااللہ"

Posted on www.novelemehar.online

"...اگر عائشہ میرے حق میں بہتر ہے"

"تو اسے میرے نصیب میں لکھ دے۔"

"...اور اگر نہیں"

"تو میرے دل سے اس کی محبت نکال دے۔"

مگر زبان یہ آخری دعا ادا نہ کر سکی۔

NOVEL-E-MEHAR

آنکھوں سے آنسو مسلسل بہتے رہے۔

...وہ سجدے میں روتا رہا

اتنا رو دیا کہ تھکن سے وہیں جائے نماز پر سر رکھے سو گیا۔

Posted on www.novelemehar.online

اچانک مؤذن کی آواز نے اسے جگایا۔

فجر کی اذان ہو رہی تھی۔

اس نے دوبارہ وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگا۔

نماز کے دوران اس کا دل پھر بھر آیا۔

وہ زارو قطار رونے لگا۔

NOVEL-E-MEHAR

اسی لمحے آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

انہوں نے اپنے بیٹے کو اس حال میں دیکھا تو خاموشی سے قریب رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں۔

نماز مکمل ہونے کے بعد انہوں نے محبت سے کہا،

Posted on www.novelemehar.online

"ہمت کرو، میرے بچے۔"

"اپنے رب پر بھروسہ رکھو۔"

"وہ جب چاہے ناممکن کو ممکن بنادیتا ہے۔"

"اس سے اپنے نصیب کے اچھے ہونے کی دعا مانگو۔"

"اگر عائشہ تمہارے حق میں بہتر ہوئی تو اللہ ضرور اسے تمہارے نصیب میں لکھ دے گا۔"

NOVEL-E-MEHAR

ارحم نے نم آنکھوں سے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔

"...امی"

"میں اسے آج بھی بہت چاہتا ہوں۔"

Posted on www.novelemehar.online

آمنہ بیگم نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"سچی محبت کبھی گناہ نہیں ہوتی، بیٹا۔"

"گناہ صرف اپنے رب سے مایوس ہونا ہے۔"

"جس دروازے پر اللہ کا نام لے کر دستک دی جائے، وہ دروازہ ایک نہ ایک دن ضرور کھلتا ہے۔"

ماں کی باتیں ارحم کے دل میں اترتی چلی گئیں۔

NOVEL-E-MEHAR

باتوں ہی باتوں میں سورج اپنی سنہری کرنیں زمین پر بکھیرنے لگا۔

کمرے میں ہلکی روشنی پھیل گئی۔

آمنہ بیگم مسکرائیں۔

Posted on www.novelemehar.online

"چلواب ناشتے کے لیے آجاؤ۔"

"اور یہ آنسو صاف کرلو۔"

"اللہ اپنے بندوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔"

ارحم نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنی ماں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

NOVEL-E-MEHAR

یوسف نے بھی اب باقاعدگی سے آفس آنا شروع کر دیا تھا۔

کچھ ہی دنوں میں وہ اور ارحم ایک بار پھر پہلے کی طرح اچھے دوست بن گئے تھے۔ دونوں اکثر ایک ساتھ کام کرتے، چائے پیتے اور لنچ بریک میں بیٹھ کر مختلف موضوعات پر باتیں کیا کرتے۔

مگر ارحم کے دل میں ایک سوال مسلسل بے چینی پیدا کر رہا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

...عائشہ

وہ جہاں بھی ہوتا، اُس کا خیال بے اختیار ذہن میں آ ہی جاتا۔

ایک دن دوپہر کے وقت دونوں آفس کی کینٹین میں بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔ ماحول معمول کے مطابق پر سکون تھا، مگر ارحم کے دل میں عجیب سی ہچکچاہٹ تھی۔

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے آخرکار بات کا آغاز کیا۔

"...یوسف"

NOVEL-E-MEHAR

"ایک بات پوچھوں؟"

"ہاں، پوچھو۔"

یوسف نے نوالہ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

Posted on www.novelemehar.online

ارحم نے چند لمحے نظریں جھکا کر خاموشی اختیار کی، پھر آہستہ سے بولا،

"...وہ...اُس دن تمہارے گھر ایک لڑکی آئی تھی"

"...عائشہ"

"وہ کون تھی؟"

"اور... کیا اس کی شادی ہو چکی ہے؟"

NOVEL-E-MEHAR

یوسف نے ایک لمحے کے لیے حیرت سے ارحم کو دیکھا۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ ارحم اچانک عائشہ کے بارے میں کیوں پوچھ رہا ہے۔

وہ کچھ دیر سوچتا رہا، پھر بولا،

"...مجھے زیادہ معلومات تو نہیں ہیں"

"بس اتنا سنا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔"

"اس سے زیادہ مجھے بھی کچھ معلوم نہیں۔"

یہ سنتے ہی ارحم کے دل میں عجیب سی کسک اٹھی۔

...اسے خوشی نہیں ہوئی

NOVEL-E-MEHAR

بلکہ دل مزید بوجھل ہو گیا۔

وہ سوچنے لگا کہ آخر اس لڑکی نے کتنے دکھ سہے ہوں گے۔

چند لمحے خاموشی کے بعد اس نے ایک اور سوال کیا۔

Posted on www.novelemehar.online

"کیا... تمہیں اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے؟"

اب کی بار یوسف نے حیرت سے ارحم کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں واضح سوال تھا۔

"کیوں؟"

"آخر بات کیا ہے؟"

NOVEL-E-MEHAR

"تم عائشہ کے بارے میں اتنا کیوں پوچھ رہے ہو؟"

ارحم نے گہرا سانس لیا۔

شاید اب مزید خاموش رہنا ممکن نہیں تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے آہستہ آہستہ شروع سے آخر تک پوری کہانی یوسف کو سنادی۔

...کس طرح وہ دونوں اسکول میں ملے

...دوستی ہوئی

...محبت پروان چڑھی

پھر حالات نے انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

NOVEL-E-MEHAR

بات ختم کرتے کرتے ارحم کی آواز بھرّا گئی۔

یوسف خاموشی سے سب سنتا رہا۔

کچھ لمحوں تک دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی۔

پھر یوسف نے ارحم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"...واقعی"

"یہ سب بہت افسوسناک ہے۔"

"قسمت بھی کبھی کبھی انسان کے ساتھ عجیب کھیل کھیلتی ہے۔"

وہ چند لمحے سوچتا رہا، پھر بولا،

NOVEL-E-MEHAR

"فی الحال تو مجھے اس کے گھر کا صحیح پتہ معلوم نہیں۔"

"لیکن میں ضرور معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"جیسے ہی پتہ چلا، سب سے پہلے تمہیں بتاؤں گا۔"

Posted on www.novelemehar.online

ارحم کی آنکھوں میں امید کی ایک ہلکی سی کرن جاگی۔

اس نے ممنونیت سے یوسف کی طرف دیکھا۔

"...شکریہ"

"تم میرے لیے اتنا کر رہے ہو، یہی بہت ہے۔"

یوسف ہلکا سا مسکرایا۔

NOVEL-E-MEHAR

"...دوستی صرف خوشیوں میں ساتھ دینے کا نام نہیں"

"دوست وہ ہوتا ہے جو کسی کی خاموش تکلیف بھی سمجھ لے۔"

کچھ لوگ قسمت سے بچھڑ جاتے ہیں، مگر اگر نیت صاف اور محبت سچی ہو تو امید کبھی دل کا دامن نہیں چھوڑتی۔

☆☆☆

NOVEL-E-MEHAR

باب ششم

رات کے تقریباً دس بج رہے تھے۔

گھر کے ہر کونے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عائشہ بستر پر لیٹی چھت کو تک رہی تھی۔ نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ ذہن میں ایک کے بعد ایک خیال گردش کر رہا تھا۔ کبھی گزرے ہوئے دن یاد آتے، کبھی مستقبل کا خوف اسے بے چین کر دیتا۔

Posted on www.novelemehar.online

اچانک دروازے پر زور زور سے دستک ہونے لگی۔

...ٹھک... ٹھک... ٹھک

عائشہ چونک کر اٹھ بیٹھی۔ دل کی دھڑکن بے اختیار تیز ہو گئی۔اس نے گھڑی پر نظر ڈالی، رات کے دس بج چکے تھے۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے؟"

وہ خود سے بڑبڑائی۔

NOVEL-E-MEHAR

ہمت جمع کرتی ہوئی آہستہ آہستہ دروازے تک پہنچی اور دروازہ کھول دیا۔

سامنے ایک عمر رسیدہ خاتون کھڑی تھیں، جن کے ساتھ دو نوجوان بھی موجود تھے۔

عائشہ نے انہیں پہچان لیا۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ شیر جمال کی ماں تھیں، جو بیٹے کی وفات کے بعد چند دن یہاں رہی تھیں اور پھر اپنے دوسرے بیٹے کے گھر چلی گئی تھیں۔

وہ اندر داخل ہوتے ہی سخت لہجے میں بولیں،

"سنو لڑکی... میں تمہاری ساس ہوں، اور یہ میرے بیٹے ہیں۔"

پھر انہوں نے پورے گھر پر نظر ڈالی اور غرور سے کہا،

"یہ گھر ہمارے بیٹے کا تھا، اس لیے اب یہ ہمارا ہے۔"

"!نکلو یہاں سے"

عائشہ نے حیرت اور غصے سے ان کی طرف دیکھا۔

"یہ گھر قانونی طور پر میرے نام ہے، آپ لوگ زبردستی نہیں کر سکتے۔"

Posted on www.novelemehar.online

اس نے ہمت کر کے جواب دیا۔

مگر اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایک دیور نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

دوسرے نے ایک کپڑا اس کی ناک کے قریب کر دیا۔

اس کپڑے سے ایک تیز اور عجیب سی بو آ رہی تھی۔

عائشہ نے مزاحمت کی، ہاتھ پاؤں مارے، مگر چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کا وجود بے جان ہو کر زمین پر گر گیا۔

☆☆☆

جب اسے ہوش آیا تو اس کا سر بری طرح درد کر رہا تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا۔

وہ ایک اجنبی کمرے میں قید تھی۔

دروازہ باہر سے بند تھا اور کھڑکیوں پر مضبوط سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔

وہ فوراً دروازے کی طرف بھاگی۔

"کوئی ہے؟"

NOVEL-E-MEHAR

"!پلیز...دروازہ کھولو"

"!مجھے یہاں سے باہر جانے دو"

وہ مسلسل چیختی رہی، مگر باہر مکمل خاموشی تھی۔

کافی دیر بعد دروازہ کھلا۔

اس کی ساس اندر داخل ہوئیں۔

عائشہ ان کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

"خدا کے لیے مجھے جانے دیں۔"

"میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟"

NOVEL-E-MEHAR

"مجھے یہاں کیوں بند کیا ہے؟"

اس کی سسکیوں میں بے بسی صاف جھلک رہی تھی۔

مگر ان کے چہرے پر رحم نام کی کوئی چیز نہ تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ سرد لہجے میں بولیں،

"اب یہی تمہارا گھر ہے۔"

"اور یہی تمہاری دنیا۔"

یہ کہہ کر وہ دوبارہ دروازہ بند کر کے باہر چلی گئیں۔

عائشہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہتے رہے۔

مگر اس کی فریاد سننے والا وہاں کوئی نہ تھا۔

ظلم کرنے والا ہمیشہ طاقتور نہیں ہوتا، کبھی کبھی مظلوم کی خاموشی ہی ظالم کی طاقت بن جاتی ہے۔

☆☆☆

یوسف نے کافی کوششوں کے بعد آخر کار عائشہ کے گھر کا پتہ معلوم کر لیا تھا۔

آج آفس سے چھٹی کے بعد وہ ارحم کو وہاں لے جانے والا تھا۔

شام ڈھل چکی تھی۔

دونوں ایک ہی گاڑی میں عائشہ کے گھر پہنچے۔

گاڑی سے اترتے ہوئے یوسف نے سامنے اشارہ کیا۔

NOVEL-E-MEHAR

"یہی ہے عائشہ کا گھر۔"

ارحم کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

برسوں کی دعائیں شاید آج قبول ہونے والی تھیں۔

Posted on www.novelemehar.online

وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

مگر اندر کا منظر دیکھ کر دونوں کے قدم وہیں رک گئے۔

پورا گھر بکھرا ہوا تھا۔

سامان اِدھر اُدھر پڑا تھا، جیسے یہاں کوئی زبردستی سب کچھ تہس نہس کر گیا ہو۔

ارحم کی بے چینی بڑھ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ فوراً باہر نکلا اور پڑوسیوں سے پوچھ گچھ کرنے لگا۔

ایک بزرگ نے بتایا،

"بیٹا، کچھ لوگ آئے تھے۔"

Posted on www.novelemehar.online

"پھر وہ اسے اپنے ساتھ سسرال لے گئے۔"

یہ سنتے ہی ارحم کے دل پر جیسے کسی نے پتھر رکھ دیا۔

وہ خاموشی سے ایک نظر گھر کو دیکھتا رہا۔

شاید قسمت نے ایک بار پھر اسے عائشہ سے دور کر دیا تھا۔

وہ مایوس قدموں سے واپس گاڑی میں آ بیٹھا۔

NOVEL-E-MEHAR

پورا راستہ دونوں خاموش رہے۔

☆☆☆

گھر پہنچتے ہی آمنہ بیگم نے کہا،

Posted on www.novelemehar.online

"جلدی تیار ہو جاؤ، آج ایک لڑکی دیکھنے جانا ہے۔"

ارحم نے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا،

"امی... پلیز۔"

"میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، مجھے شادی نہیں کرنی۔"

مگر آمنہ بیگم اس بار اپنی ضد پر قائم تھیں۔

"بیٹا، میری آخری خواہش پوری کر دو۔"

ماں کی بات کے آگے ارحم بے بس ہو گیا۔

چند ہی دیر بعد دونوں گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

NOVEL-E-MEHAR

ارحم خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔

اس کا ذہن اب بھی عائشہ کے گرد گھوم رہا تھا۔

اچانک سامنے سے ایک تیز رفتار گاڑی بے قابو ہوتی ہوئی ان کی طرف آنے لگی۔

اس گاڑی کی بریک فیل ہو چکی تھی۔

ارحم نے پوری کوشش کی کہ حادثہ ٹل جائے۔

...اس نے گاڑی موڑی

مگر قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔

گاڑی بے قابو ہو کر سڑک کنارے ایک بڑے درخت سے جا ٹکرائی۔

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

زوردار دھماکے کے ساتھ درخت گاڑی کی اسی سمت آ گرا جہاں آمنہ بیگم بیٹھی تھیں۔

چند لمحوں میں ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی۔

لوگ بھاگتے ہوئے آئے۔

انہوں نے زخمی ارحم کو گاڑی سے نکالا۔

اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ نیم بے ہوش حالت میں بار بار صرف ایک ہی آواز لگا رہا تھا۔

"امی..."

"امی..."

...مگر

آمنہ بیگم اس دنیا سے جا چکی تھیں۔

یہ حقیقت سن کر ارحم کی چیخ پورے ماحول میں گونج اٹھی۔

وہ اپنی ماں کے وجود سے لپٹ کر بچوں کی طرح رونے لگا۔

ماں صرف ایک رشتہ نہیں، انسان کی پوری دنیا ہوتی ہے۔ جب وہ دنیا بچھڑ جائے تو ہر خوشی بے معنی لگنے لگتی ہے۔

NOVEL-E-MEHAR

☆☆☆

آمنہ بیگم کی وفات کی خبر سنتے ہی ان کے بھائی، سلطان صاحب، بھی سعودی عرب سے واپس آ گئے۔

گھر میں تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھ گیا تھا۔

ہر طرف قرآن کی تلاوت اور آہ و بکا کی آوازیں تھیں۔

جب جنازہ اٹھایا جانے لگا تو اچانک عامر اور ایمان بھی وہاں پہنچ گئے۔

دونوں روتے ہوئے آگے بڑھے۔

"...بس ایک لمحہ"

"ہم امی کا آخری دیدار کر لیں۔"

NOVEL-E-MEHAR

لوگوں نے میت چند لمحوں کے لیے رکھ دی۔

ایمان اپنی ساس کے قدموں میں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"...امی"

"...مجھے معاف کر دیجئے"

"...میں بہت غلط تھی"

ادھر ارحم نیم بے ہوش حالت میں پڑا تھا۔

چند لمحوں بعد اسے ہوش آیا۔

جیسے ہی اس کی نظر عامر اور ایمان پر پڑی، اس کی آنکھوں میں غصے کی آگ بھڑک اٹھی۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ان کی طرف بڑھا۔

NOVEL-E-MEHAR

اور عامر کا گریبان پکڑ لیا۔

"...تم دونوں کی وجہ سے"

"آج میری ماں اس دنیا میں نہیں رہی۔"

Posted on www.novelemehar.online

"تم نے پہلے ان کا دل توڑا..."

"پھر انہیں تنہا چھوڑ دیا..."

"اب یہاں ہمدردی دکھانے کی ضرورت نہیں!"

اس نے دونوں کو زبردستی گھر سے باہر دھکیل دیا۔

"نکل جاؤ!"

NOVEL-E-MEHAR

"آج کے بعد اس گھر میں قدم رکھنے کی کوشش بھی مت کرنا۔"

عامر اور ایمان شرمندہ سر جھکائے کھڑے رہے۔

ان کے پاس اپنی صفائی میں کہنے کے لیے ایک لفظ بھی نہیں تھا۔

Posted on www.novelemehar.online

لوگ خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

...کیونکہ بعض فیصلے عدالتیں نہیں

وقت سناتا ہے۔

☆☆☆

عائشہ نیم غنودگی کی حالت میں بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔ جسم کمزوری سے ٹوٹ رہا تھا، مگر نینداس کی آنکھوں سے بہت دور تھی۔ بند کمرے کی گھٹن اس کی سانسوں کو بوجھل کر رہی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

اچانک باہر سے آتی مدھم آوازوں نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔

وہ فوراً اُٹھ کر کھڑکی کے قریب گئی۔

کھڑکی کی سلاخوں کے درمیان سے جھانکا تو نیچے اس کی ساس اور دیور کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

"کوئی اچھا سا لڑکا ڈھونڈ،" اس کا دیور بے فکری سے بولا، "جلد از جلد اس کے ہاتھ پیلے کر دیتے ہیں۔"

ساس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں نے کئی جگہ بات کر رکھی ہے، بس کسی ایک جگہ سے ہاں ہو جائے تو اسے یہاں سے رخصت کر دیں گے۔"

یہ الفاظ عائشہ کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگے۔

وہ بے اختیار چیخ اٹھی۔

NOVEL-E-MEHAR

"!نہیں... ایسا مت کیجیے! پلیز مجھے یہاں سے نکال دیں"

مگر اس کی آواز بند دیواروں سے ٹکرا کر واپس آ گئی۔

نیچے کھڑے دونوں افراد جیسے کچھ سنے بغیر وہاں سے چلے گئے۔

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ بے جان ہو کر زمین پر بیٹھ گئی۔

اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر گزرتا دن اس سے جینے کی آخری خواہش بھی چھینتا جا رہا ہو۔

دو دن گزر چکے تھے۔

اس نے ایک دانہ بھی منہ میں نہیں ڈالا تھا۔

بھوک سے زیادہ اسے اپنی بے بسی کھائے جا رہی تھی۔

NOVEL-E-MEHAR

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔

اس کی ساس ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ لیے اندر داخل ہوئی۔

کھانے کو دیکھ کر عائشہ کی بجھی ہوئی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے چمک آئی۔

Posted on www.novelemehar.online

اس نے خاموشی سے پلیٹ پکڑی اور چند نوالے کھانے لگی۔

اس کی ساس طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"واقعی عجیب زندگی ہے تمہاری۔"

"اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو کب کی اپنی زندگی ختم کر چکی ہوتی۔"

عائشہ نے کھانے سے نظریں اٹھائیں۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کی آنکھوں میں تھکن ضرور تھی، مگر ایمان اب بھی زندہ تھا۔

وہ دھیرے سے بولی،

"میرے ساتھ میرا اللہ ہے۔"

Posted on www.novelemehar.online

"اور مجھے یقین ہے کہ صبر کرنے والوں کو اللہ کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔"

"ہر آزمائش کے بعد آسانی ضرور آتی ہے۔"

اس کی ساس قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

"یہ سب کتابوں کی باتیں ہیں۔"

"ابھی تو تم نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔"

"آگے جو ہونے والا ہے، وہ تمہارے برداشت سے باہر ہو گا۔"

عائشہ نے آنسو صاف کیے اور پُر سکون لہجے میں کہا،

"...اگر یہ بھی میرے رب کی طرف سے آزمائش ہے"

Posted on www.novelemehar.online

"تو میں اسے بھی صبر کے ساتھ قبول کروں گی۔"

"میرا رب میرے صبر کو ضائع نہیں کرے گا۔"

اس کی ساس نے حقارت سے اسے دیکھا۔

"...پھر ٹھیک ہے"

"برداشت کرتی رہنا۔"

NOVEL-E-MEHAR

یہ کہہ کر وہ دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی۔

عائشہ فوراً کھڑکی کے قریب گئی اور باہر آواز لگائی۔

"پلیز...مجھے صرف ایک جائے نماز دے دیں۔"

Posted on www.novelemehar.online

"مجھے اپنے اللہ سے بات کرنی ہے۔"

باہر سے سخت آواز آئی۔

"تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔"

عائشہ نے خاموشی سے آنکھیں بند کر لیں۔

وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور بغیر جائے نماز کے ہی اپنے رب کو یاد کرنے لگی۔

NOVEL-E-MEHAR

انسان عبادت سے نہیں روکا جا سکتا، کیونکہ سجدہ زمین پر نہیں، دل میں ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

...دوسری طرف

عامر اور ایمان اپنے گھر واپس آ چکے تھے۔

گھر میں عجیب سی خاموشی تھی۔

ایمان نے پر سکون لہجے میں کہا،

"آپ فریش ہو جائیں، میں کھانا لگاتی ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف چلی گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

عامر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے آ گیا۔

اس کے چہرے پر گہرا پچھتاوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

وہ کچھ لمحے خاموش کھڑا رہا، پھر بھاری آواز میں بولا،

Posted on www.novelemehar.online

"...کاش"

"تم مجھے یہ سب کرنے پر مجبور نہ کرتیں۔"

"تو شاید آج میری ماں زندہ ہوتیں۔"

"کم از کم میں ان کا آخری دیدار تو کر لیتا۔"

اس کی آواز رندھ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

مگر ایمان کے چہرے پر کوئی ندامت نہ تھی۔

وہ بے پروائی سے بولی،

"اب اگر اتنی ہی فکر تھی تو اُس وقت ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

Posted on www.novelemehar.online

"جو ہونا تھا، ہو گیا۔"

"اب امی واپس تو نہیں آئیں گی۔"

"اب اپنی بیٹی پر توجہ دیں۔"

یہ سنتے ہی عامر کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔

اس کا ہاتھ بے اختیار اٹھا اور زوردار تھپڑ ایمان کے چہرے پر جا پڑا۔

NOVEL-E-MEHAR

کمرے میں ایک لمحے کو مکمل خاموشی چھا گئی۔

عامر کی آنکھیں غصے اور پچھتاوے سے سرخ ہو چکی تھیں۔

"!تمہاری لالچ نے مجھ سے میری ماں چھین لی"

Posted on www.novelemehar.online

وہ درد سے چلایا۔

ایمان بھی غصے میں چیخ اٹھی۔

"!سب کچھ آپ نے اپنی مرضی سے کیا تھا"

"اب سارا الزام میرے سر کیوں ڈال رہے ہیں؟"

دونوں کی آوازیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں۔

NOVEL-E-MEHAR

انہیں خبر بھی نہ تھی کہ دروازے کے پیچھے ایک ننھا وجود خوف سے کانپ رہا تھا۔

عنایہ پردے کے پیچھے کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں خوف اتر آیا تھا۔

وہ اپنے کان دونوں ہاتھوں سے بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس کا ننھا سا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

عامر کی نظر اچانک اس پر پڑی۔

وہ ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیا۔

عنایہ فوراً دو قدم پیچھے ہٹ گئی، جیسے اپنے ہی باپ سے ڈر گئی ہو۔

NOVEL-E-MEHAR

یہ منظر دیکھ کر عامر کے قدم وہیں رک گئے۔

...اسے پہلی بار احساس ہوا کہ صرف بڑوں کے فیصلے ہی نہیں

ان کے جھگڑے بھی بچوں کے معصوم دلوں پر ایسے زخم چھوڑ جاتے ہیں، جو برسوں تک نہیں بھرتے۔

Posted on www.novelemehar.online

گھر کی دیواریں صرف آوازیں نہیں سنتیں، وہاں پلنے والے بچوں کی شخصیت بھی انہی آوازوں سے بنتی اور بگڑتی ہے۔

☆☆☆

اس وقت عائشہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل جائے نماز کو بھگو رہے تھے۔ وہ ہچکیوں کے ساتھ دعا مانگ رہی تھی۔

"یا اللہ... اگر ارحم میرے حق میں بہتر ہے تو اسے میری تقدیر بنا دے۔ میری زندگی میں بہت اندھیرے آ چکے ہیں، اب مجھے اپنے رحم سے ایک روشنی عطا فرما۔"

NOVEL-E-MEHAR

اس کی آواز درد سے لرز رہی تھی۔

...دوسری طرف

ارحم بھی تہجد کی نماز کے بعد اپنے رب کے سامنے ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا۔

اس کی آنکھیں بند تھیں اور آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔

Posted on www.novelemehar.online

یااللہ! اگر عائشہ میرے نصیب میں ہے تو ہمارے درمیان جتنی بھی دیواریں ہیں، سب گرا دے۔ اور اگر نہیں... تو میرے دل کو اتنی طاقت دے کہ تیرے فیصلے پر راضی رہ سکوں۔"

اس رات دونوں ایک دوسرے سے بے خبر اپنے رب سے ایک ہی دعا مانگ رہے تھے۔

...دونوں کے درمیان میلوں کا فاصلہ ضرور تھا

مگر ان کے سجدے ایک ہی آسمان کے نیچے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

جب دعا دل کی گہرائیوں سے نکلے تو وہ سیدھی عرش تک پہنچتی ہے، اور پھر فیصلہ انسان نہیں، رب کرتا ہے۔

☆ ☆ ☆

صبح کی روشنی پھیل چکی تھی۔

عائشہ حسبِ معمول خاموشی سے کھڑکی کے قریب کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔

اتنے میں اس کی ساس اور دیور کی آوازیں اس کے کانوں میں پڑیں۔

وہ فوراً کھڑکی کے قریب آکر خاموشی سے سننے لگی۔

دیور خوشی سے بولا،

"...امی! سعودی عرب کا ایک شیخ ہے"

"اسے عائشہ پسند آگئی ہے۔"

"وہ اس سے شادی کرے گا۔"

"اور اس کے بدلے ہمیں دو کروڑ روپے دے گا۔"

ساس کی آنکھوں میں لالچ چمکنے لگی۔

NOVEL-E-MEHAR

"پہلے اچھی طرح معلومات کر لو۔"

" کہیں بعد میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔"

"جی امی، آج ہی سب معلوم کر لیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔

عائشہ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔

NOVEL-E-MEHAR

وہ دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

...اسے محسوس ہوا جیسے اسے کوئی انسان نہیں

بلکہ ایک سامان سمجھ کر بیچا جا رہا ہو۔

☆☆☆

...اگلے دن

وہی دونوں پھر آپس میں بات کر رہے تھے۔

اس بار ان کے چہروں پر پہلے سے زیادہ خوشی تھی۔

دیور نے مسکراتے ہوئے کہا،

"امی، سب طے ہو گیا ہے۔"

"شیخ نے عائشہ کے لیے ویزا بھی بھیج دیا ہے۔"

"پرسوں اس کی فلائٹ ہے۔"

NOVEL-E-MEHAR

"اور ایک کروڑ روپے ابھی بھیج دیے ہیں۔"

"باقی ایک کروڑ عائشہ کے سعودی عرب پہنچنے کے بعد مل جائیں گے۔"

اس کے لہجے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کوئی بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی ہو۔

یہ الفاظ سن کر عائشہ کے قدم لڑکھڑا گئے۔

وہ خاموشی سے زمین پر بیٹھ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

مگر اس بار اس نے شکوہ نہیں کیا۔

بس آسمان کی طرف دیکھ کر آہستہ سے کہا،

Posted on www.novelemehar.online

"...یااللہ"

"اب فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے۔"

اللہ جب چاہے لمحوں میں تقدیریں بدل دیتا ہے، کیونکہ کوئی بھی آزمائش ہمیشہ کے لیے نہیں رہتی۔

☆☆☆

...ادھر

NOVEL-E-MEHAR

ارحم کھانے کی میز پر خاموش بیٹھا تھا۔

سلطان ماموں کافی دیر سے اسے دیکھ رہے تھے۔

آخر انہوں نے نرمی سے کہا،

"...ارحم بیٹا"

"تم یہاں اکیلے کیا کرو گے؟"

"میرے ساتھ سعودی عرب چل جاؤ۔"

"وہاں کوئی نہ کوئی اچھی نوکری مل جائے گی۔"

"ویسے بھی اب یہاں تمہارا کون ہے؟"

"...ماں بھی چلی گئیں"

"بھائی نے بھی اپنا راستہ الگ کر لیا۔"

ارحم نے نظریں جھکا لیں۔

اس کا دل اب بھی پاکستان چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔

NOVEL-E-MEHAR

"...ماموں"

"میرا دل نہیں مان رہا۔"

سلطان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"کبھی کبھی نئی زندگی شروع کرنے کے لیے پرانی جگہ چھوڑنی پڑتی ہے۔"

"اللہ شاید تمہارے لیے وہاں کوئی بہتر راستہ رکھے بیٹھا ہو۔"

NOVEL-E-MEHAR

ارحم کافی دیر سوچتا رہا۔

آخر کار اس نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے، ماموں۔"

Posted on www.novelemehar.online

"میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔"

سلطان کے چہرے پر اطمینان آگیا۔

...انہیں معلوم نہیں تھا

کہ قدرت نے ان کے اس فیصلے میں بھی ایک راز چھپا رکھا ہے۔

کبھی کبھی انسان ایک راستہ خود چنتا ہے، مگر منزل پہلے ہی رب طے کر چکا ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

...دو دن بعد

جولائی، پیر کا دن۔ 22

NOVEL-E-MEHAR

آج ان دونوں کی فلائٹ تھی۔

صبح سے ہی گھر میں تیاریوں کا سلسلہ جاری تھا۔

سلطان نے آواز دی،

"ارحم بیٹا، تیار ہو گئے؟"

"جی ماموں، میں تیار ہوں۔"

NOVEL-E-MEHAR

ارحم نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

فلائٹ میں ابھی تقریباً تین گھنٹے باقی تھے۔

ارحم اچانک رکا اور دھیمے لہجے میں بولا،

Posted on www.novelemehar.online

"...ماموں"

"میں ذرا قبرستان جانا چاہتا ہوں۔"

"امی سے مل کر آؤں۔"

"پتہ نہیں دوبارہ پاکستان آنا نصیب ہو یا نہ ہو۔"

سلطان نے شفقت سے اس کی طرف دیکھا۔

NOVEL-E-MEHAR

"...جاؤ بیٹا"

"میں تب تک سامان گاڑی میں رکھوا دیتا ہوں۔"

"شکریہ، ماموں۔"

Posted on www.novelemehar.online

ارحم نے گاڑی اسٹارٹ کی اور سیدھا قبرستان کی طرف روانہ ہو گیا۔

چند ہی دیر بعد وہ اپنی ماں کی قبر کے سامنے کھڑا تھا۔

اس نے آہستہ سے پھول قبر پر رکھے اور قبر کے دائیں جانب بیٹھ گیا۔

چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

NOVEL-E-MEHAR

"امی..."

"آپ مجھے اتنی جلدی کیوں چھوڑ کر چلی گئیں؟"

"دیکھیں نا..."

Posted on www.novelemehar.online

"میں واقعی بہت اکیلا ہو گیا ہوں۔"

"...اب کوئی نہیں جو میرے سر پر محبت سے ہاتھ رکھے"

"... کوئی نہیں جو میرا انتظار کرے"

وہ بچوں کی طرح روتا رہا۔

اس کے آنسو قبر کی مٹی میں جذب ہوتے جا رہے تھے۔

NOVEL-E-MEHAR

ہوا بھی جیسے اس کے دکھ میں شریک تھی۔

وہ کافی دیر تک اپنی ماں سے دل کی ہر بات کرتا رہا، جیسے انہیں یقین ہو کہ ماں سن رہی ہیں۔

ماں دنیا سے چلی جائے تو انسان صرف یتیم نہیں ہوتا، اس کی دعاؤں کا سب سے خوبصورت سایہ بھی اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ نے وضو کیا۔ دوپٹے سے فرش صاف کیا اور نماز ادا کی۔ سجدے میں اس کی ہچکیاں تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

"یااللہ... اگر میری محبت پاک ہے تو مجھے ارحم سے ملادے۔ میں تیرے ہر فیصلے پر راضی ہوں، مگر میری امید کا دامن خالی نہ لوٹا۔"

آنسو مسلسل جائے نماز کو بھگو رہے تھے کہ اچانک دروازہ زور سے کھلا۔

اس کا دیور اندر داخل ہوا۔ اس نے عائشہ کو بالوں سے پکڑ کر بے دردی سے گھسیٹا۔

"چل... بہت ڈرامے کر لیے۔ آج تیری فلائٹ ہے۔"

عائشہ کی چیخیں دیواروں سے ٹکراتی رہیں مگر کسی کے دل میں رحم پیدا نہ ہوا۔

کبھی کبھی انسان کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں، تاکہ وہ صرف اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹائے۔

...

جہاز میں داخل ہوتے ہوئے عائشہ کی نظریں بے جان تھیں۔ وہ اپنی سیٹ پر جا کر خاموشی سے بیٹھ گئی۔

NOVEL-E-MEHAR

چند لمحوں بعد دو مسافر اس کے قریب آئے۔

عائشہ نے بے اختیار سر اٹھایا۔

اگلے ہی لمحے اس کی سانس جیسے رک گئی۔

"ا... ارحم؟"

ارحم بھی اسے دیکھ کر ساکت رہ گیا۔

برسوں کی جدائی ایک لمحے میں سمٹ آئی تھی۔

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ دوڑتی ہوئی اس کے قریب آئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ارحم نے خاموشی سے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

"بس...اب میں آگیا ہوں۔اب تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔"

جو دعائیں سجدوں میں رو کر مانگی جائیں،اُن کے فیصلے زمین پر نہیں،آسمان پر لکھے جاتے ہیں۔

سلطان ماموں نے دونوں کی پوری داستان سنی۔ان کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔

سعودی عرب پہنچتے ہی انہوں نے شریعت کے مطابق ارحم اور عائشہ کا نکاح کروا دیا۔

ادھر جس شیخ نے عائشہ کے بدلے دولت دی تھی،جب اسے حقیقت معلوم ہوئی تو وہ پاکستان آیا۔تحقیقات کے بعد فراڈ ثابت ہوا اور عائشہ کی ساس اور دیور کو گرفتار کر کے سزا دے دی گئی۔

...

دوسری طرف عامر اور ایمان کی زندگی میں ایک اور آزمائش آئی۔

NOVEL-E-MEHAR

ننھی عنایہ کھیلتے کھیلتے کھلے مین ہول میں گر گئی۔

جب تک اسے اسپتال پہنچایا گیا،بہت دیر ہو چکی تھی۔

ایمان اپنی بیٹی کے بے جان وجود سے لپٹ کر بار بار ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔

"...یااللہ...ایک موقع اور دے دے"

مگر کچھ دعائیں آزمائش بن کر آتی ہیں، قبولیت بن کر نہیں۔

...

اسی دوران ماجد صاحب کو فون آیا۔

Posted on www.novelemehar.online

"سر... کمپنی میں آگ لگ گئی ہے۔سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا۔"

فون ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

چند لمحوں میں برسوں کی کمائی ختم ہو چکی تھی۔

انسان دولت سے مضبوط نہیں ہوتا،اپنے رب سے مضبوط ہوتا ہے۔

زندگی نے سب کو اُن کے اعمال کا آئینہ دکھادیا تھا، مگر ارحم اور عائشہ کے لیے آخر کار آزمائشوں کے بعد رحمت کے دروازے کھل چکے تھے۔

☆☆☆

NOVEL-E-MEHAR

باب ششتم

دو سال بعد...

صبح کی نرم دھوپ پردوں سے چھن کر کمرے میں پھیل رہی تھی۔

"ارحم! کہاں ہو تم؟"

عائشہ کی گھبرائی ہوئی آواز فون پر گونجی۔

"ہاں یار، بس گھر پہنچنے والا ہوں۔ کیا ہوا؟"

"جلدی آؤ... حدیفہ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

"تم پریشان مت ہو، میں ابھی آیا۔"

NOVEL-E-MEHAR

چند ہی منٹوں بعد ارحم گھر پہنچ گیا۔ دونوں اپنے ایک سالہ بیٹے حدیفہ کو لے کر ڈاکٹر کے پاس گئے۔

ڈاکٹر نے معائنہ کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا،

"فکر کی کوئی بات نہیں، صرف گلا خراب ہے۔ دوائیں وقت پر دے دیجیے اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز کروائیں، ان شاءاللہ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔"

یہ سن کر دونوں نے سکون کا سانس لیا۔

گھر واپس آتے ہی ارحم نے سامان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

"عائشہ، آج رات چار بجے ہماری پاکستان کی فلائٹ ہے۔"

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سلطان ماموں کو بتادیا؟"

"ہاں، ان سے اجازت بھی لے لی ہے۔"

عائشہ مسکراتے ہوئے پیکنگ میں مصروف ہو گئی۔

"حدیفہ کا سامان رکھ لیا؟"

"جی، سب تیار ہے۔"

رات کے اندھیرے میں ان کا سفر شروع ہوا۔

کئی گھنٹوں بعد جہاز پاکستان کی سرزمین پر اترا۔

ائیر پورٹ سے باہر قدم رکھتے ہی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"اپنی مٹی کی خوشبو واقعی الگ ہوتی ہے۔"

NOVEL-E-MEHAR

ارحم نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

ٹیکسی شہر کی سڑکوں پر رواں تھی کہ اچانک سامنے ایک آدمی گاڑی سے ٹکرا گیا۔

ڈرائیور نے فوراً بریک لگائی۔

ارحم اور عائشہ دوڑ کر باہر آئے۔

ارحم نے زخمی شخص کو پلٹا تو اس کے قدم جیسے زمین میں جم گئے۔

"بھائی...!"

یہ عامر تھا۔

وہ دونوں فوراً اسے اسپتال لے گئے۔

چند گھنٹوں بعد عامر کو ہوش آیا۔

ارحم خاموشی سے اس کے سرہانے بیٹھا تھا۔

عامر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"ارحم... مجھے معاف کر دو۔ میں نے تمہاری اور امی کی زندگی برباد کر دی۔ میرے پاس اب کوئی نہیں بچا۔"

وہ بچوں کی طرح رونے لگا۔

ارحم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔

"جو اللہ کے لیے معاف کر دے، اللہ بھی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ آج سے تم اکیلے نہیں ہو۔"

عامر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

NOVEL-E-MEHAR

کچھ دن بعد ارحم اسے اپنے گھر لے آیا۔

عامر نے بھی نئی نوکری شروع کر دی اور اپنی زندگی کو از سرِ نو سنوارنے کی کوشش کرنے لگا۔

ایک دن عائشہ نے ارحم کو فون کیا۔

"ارحم، اگر کوئی کام کرنے والی مل جائے تو رکھ لیتے ہیں، حدیفہ کے ساتھ سارے کام سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔"

"ٹھیک ہے، میں بندوبست کرتا ہوں۔"

کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

Posted on www.novelemehar.online

عائشہ نے دروازہ کھولا۔

سامنے ایک نقاب پوش عورت کھڑی تھی۔

عائشہ نے سمجھا یہی نئی ملازمہ ہے۔

"آئیں، میں آپ کو گھر کا کام سمجھا دیتی ہوں۔"

اس عورت نے آہستہ سے اپنا نقاب ہٹایا۔

عائشہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ا...امی؟"

سامنے شفقت بیگم کھڑی تھیں۔

شفقت بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"بیٹا... تمہارے ابو کے انتقال کے بعد سب کچھ ختم ہو گیا۔ گھر چلانے کے لیے لوگوں کے گھروں میں کام کرنا پڑا۔"

NOVEL-E-MEHAR

عائشہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔

اس نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا۔

آگے بڑھ کر اپنی ماں کو مضبوطی سے گلے لگا لیا۔

"امی... اب آپ کہیں نہیں جائیں گی۔ یہ گھر بھی آپ کا ہے اور ہم بھی آپ کے ہیں۔"

شفقت بیگم برسوں بعد سکون سے روئیں۔

حدیفہ دوڑتا ہوا آیا اور اپنی نانی کی انگلی پکڑ کر مسکرانے لگا۔

Posted on www.novelemehar.online

اس ننھی سی مسکراہٹ نے برسوں کی دوریاں، نفرتیں اور دکھ جیسے ایک لمحے میں مٹا دیے۔

وقت نے سب کو ان کے اعمال کا صلہ دیا، مگر آخر کار اللہ نے ہر ٹوٹے ہوئے دل پر اپنی رحمت نازل کر دی۔

گھر میں پھر سے رونق لوٹ آئی۔

عامر اپنی نئی زندگی میں مصروف تھا، شفقت بیگم اپنے نواسے کا بے حد خیال رکھتیں، عائشہ گھر سنبھالتی اور ارحم ہر شام اپنے گھر کی دہلیز پر کھڑا ہو کر اپنے رب کا شکر ادا کرتا۔

جس انسان کی امید اللہ سے وابستہ ہو، اسے دیر ضرور لگتی ہے، مگر اندھیرا کبھی ہمیشہ نہیں رہتا۔

ختم شد

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online

حرفِ آخر

...الحمدللہ

اپنے اختتام کو پہنچا۔ **"رنگِ عشق"** آخرکار

جب میں نے اس ناول کا پہلا لفظ لکھا تھا، تب مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ کہانی میرے دل کے اتنے قریب ہو جائے گی۔ ہر باب، ہر کردار اور ہر منظر کے ساتھ میں خود بھی ہنسا، رویا، ٹوٹا اور پھر سنبھلا۔

صرف دو کردار نہیں تھے، بلکہ صبر، وفا، محبت اور اللہ پر کامل یقین کی ایک مثال تھے۔ میں نے اس کہانی کے ذریعے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ زندگی میں اور **عائشہ ارحم** آزمائشیں کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں، اگر انسان اپنے رب کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے تو ایک دن اندھیری رات بھی ختم ہو جاتی ہے۔

اس ناول میں بعض کردار ایسے تھے جنہوں نے ظلم کیا، دھوکا دیا اور رشتوں کی قدر نہ کی۔ اور کچھ کردار ایسے بھی تھے جنہوں نے ہر دکھ خاموشی سے برداشت کیا۔ میں نے جان بوجھ کر زندگی کے دونوں رخ دکھانے کی کوشش کی، کیونکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ دنیا میں ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب ایک نہ ایک دن ضرور دینا پڑتا ہے۔

اگر اس کہانی نے آپ کو کسی مقام پر رُلایا، کسی منظر پر مسکرانے پر مجبور کیا، یا ایک لمحے کے لیے بھی آپ کو اللہ کی طرف رجوع کرنے پر آمادہ کیا، تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت کامیاب ہو گئی۔

Posted on www.novelemehar.online

میں اپنے ہر قاری کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جس نے اس سفر میں میرا ساتھ دیا۔آپ کی دعائیں، محبت اور حوصلہ افزائی ہی میری اصل کامیابی ہیں۔اگر اس ناول میں کوئی کمی، غلطی یا خامی رہ گئی ہو تو اسے میری کم علمی سمجھ کر معاف کر دیجیے گا، کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے، کمال صرف میرے رب کی ذات کو حاصل ہے۔

...آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا

محبت صرف کسی انسان کا نام نہیں، بلکہ محبت وہ راستہ ہے جو انسان کو صبر ،وفا، قربانی اور آخر کار اپنے رب کے قریب لے جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی زندگیوں میں آسانیاں عطا فرمائے، ہمارے دلوں کو ایمان سے روشن رکھے، ہمارے نصیب بہترین لکھے، اور اگر ہمارے دل میں کوئی سچی دعا ہو تو اسے ہمارے حق میں بہتر وقت پر ضرور قبول فرمائے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب،

خان آفاق

NOVEL-E-MEHAR

Posted on www.novelemehar.online